مرکزی انجمنوں کی اطلاع کیلئے

مجلس مشاورت کے مبارک ایام بہت قریب آرہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ ان ایام تک ۲۰ جون کے جلسوں کی جو ذمہ واری صوبجات و اضلاع کی مرکزی انجمنوں پر ڈالی گئی ہے۔ اس سے وہ بہت حد تک سبکدوش ہو جائیں۔ اس لئے مرکزی انجمنوں کے عہدہ داران کی خدمت میں تاکید اکید ہے۔ کہ اپنے اپنے علاقوں میں ۲۰ جون کے جلسوں کے انعقاد کے لئے خاص طور پر کوشش فرمائیں۔ اور جو صاحب بطور نمائندہ ان کی طرف سے مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے تشریف لائیں۔ ان کے پاس اس مرکزی انجمن کی طرف سے ایک فہرست ہونی چاہیئے۔ جس میں تفصیلاً ان امور کا ذکر ہو (۱) مرکزی انجمن اپنے علاقہ میں کہاں کہاں جلسوں کا انتظام کر چکی ہے؟ (۲) منتظمین جلسہ کے اسماء اور ان کے مکمل پتے (۳) لیکچراروں کے نام معہ مکمل پتوں کے۔ میں ان احباب سے بھی جو کسی مرکزی انجمن کی طرف سے بطور نمائندہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر تشریف لائیں۔ یہ بات خاص طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ مرکزی انجمن سے اس قسم کی فہرست لے کر تشریف لائیں اور پھر اس فہرست کو دفتر ہٰذا میں دیدیں۔

خاکسار:- سیکرٹری صیغہ ترقی اسلام قادیان ؀

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ معہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۱۷ مارچ لاہور تشریف لے گئے۔

خان بہادر چودھری شہاب الدین صاحب پریذیڈنٹ پنجاب کونسل کی طرف سے ۲۰ مارچ کو جو ٹی پارٹی گورنر صاحب پنجاب کو دی گئی۔ اس میں شمولیت کے لئے مفتی محمد صادق صاحب ناظر امور عامہ لاہور تشریف لے گئے ؀

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ۱۶ مارچ کو تحصیل پٹھان کوٹ کے دورہ کے لئے۔ اور مولوی محمد امین خان صاحب ۱۸ مارچ کو ضلع لاہور کے لئے روانہ ہوئے۔ مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری سیالکوٹ جہلم کی مذہبی کانفرنس میں مضمون پڑھ کر ۱۹ مارچ واپس آئے۔

ایک چھوٹے سے ہندو لڑکے کے متعلق دفتر امور عامہ میں اطلاع پہنچی کہ بچہ لاپتہ ہوا ہے۔ دفتر نے اس کے متعلق اعلان کیا اور اس کے والدین کا پتہ لگا کر ان کے سپرد کر دیا ؀

اخبار احمدیہ

احمدیہ انجمنوں کی سالانہ رپورٹیں

میرے اعلان کے مطابق مندرجہ ذیل جماعتوں سے رپورٹیں موصول ہو چکی ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزا۔ مگر چار پانچسو جماعتوں میں سے ۲۴ رپورٹیں موصول ہونا تسلی بخش نہیں ہے۔ اس لئے باقی جماعتوں کو بھی جلد سے جلد رپورٹیں بھیجنا چاہئیں۔ اسی طرح انجمنوں کا فرض ہے۔ کہ فوراً قیمت بھیجکر پچھلی رپورٹ خرید لیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ تمام انجمنیں مشاورت سے قبل رپورٹیں خرید لیں گی۔

۱۔ انجمن احمدیہ نواں پنڈ بلیداراں ضلع لاہور۔ ۲۔ انجمن احمدیہ کلانور ضلع گورداسپور۔ ۳۔ انجمن احمدیہ گورداسپور۔ ۴۔ انجمن احمدیہ خیبر ایجنسی۔ ۵۔ انجمن احمدیہ دہلی۔ ۶۔ انجمن احمدیہ شتاب گڑھ ودیاپور۔ ۷۔ انجمن احمدیہ سندھ حیدرآباد۔ ۸۔ انجمن احمدیہ سکندرآباد (دکن) ۹۔ انجمن احمدیہ سہارنپور۔ ۱۰۔ انجمن احمدیہ انبالہ۔ ۱۱۔ انجمن احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی ۱۲۔ انجمن احمدیہ گوکھووال چک ۲۷۶۔ ۱۳۔ انجمن احمدیہ گوگیکے۔ ۱۴۔ انجمن احمدیہ فیروزپور ۱۵۔ انجمن احمدیہ لائلپور۔ ۱۶۔ انجمن احمدیہ جموں۔ ۱۷۔ انجمن احمدیہ کلکتہ۔ ۱۸۔ انجمن احمدیہ لودھراں۔ ضلع ملتان۔ ۱۹۔ انجمن احمدیہ سنور۔ ۲۰۔ انجمن احمدیہ امرتسر۔ ۲۱۔ انجمن احمدیہ عبادان ایران ۲۲۔ انجمن احمدیہ محمودآباد۔ ۲۳۔ انجمن احمدیہ صدر گوگیرہ۔ ۲۴۔ انجمن احمدیہ سامانہ۔

ذوالفقار علی خان ناظر اعلےٰ قادیان

مجلس مشاورت ۱۹۲۸ء کی رپورٹ

گذشتہ مجلس مشاورت کی رپورٹ نہایت مفصل جس میں دفاتر کی رپورٹیں معہ بیرونی انجمنوں کی رپورٹوں کے شائع ہوئی ہیں۔ دفتر ہذا میں موجود ہے۔ یہ رپورٹ ۳۴۴ صفحات کی ہے۔ جس کی قیمت عہ ہے۔ کوئی انجمن ایسی نہیں ہونا چاہئے۔ جس کے پاس یہ رپورٹ نہ ہو۔ صدر انجمن نے اس رپورٹ پر کئی سو روپیہ خرچ کیا ہے۔ اور یہ صرف بیرونی انجمنوں کی معلومات اور دلچسپی کے لئے پیشگی ادا کر دیا ہے۔ تاکہ انجمنیں رپورٹ خرید کر کے اس رقم کو صدر انجمن کو واپس کریں۔ پس یہ ضروری ہے۔ کہ یہ رقم مشاورت حال سے پہلے وصول ہو جائے۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ صدر انجمن رپورٹ کی اشاعت بند کر دے یا صرف مختصر روئداد مرکزی دفاتر کے لئے اور ایسی انجمنوں کے لئے جو خریداری میں باقاعدگی رکھتی ہیں۔ شائع کرایا کرے۔ اگر ایسا ہوا۔ تو انجمنیں اپنے ہاتھ سے اپنی ضرورت حقہ کو تلف کرنے کا موجب ہو جائیں گی۔

(خاکسار یوسف علی۔ پرائیویٹ سکرٹری قادیان)

اعلان

اس دو ہفتہ کے عرصہ میں میرے پاس دو تحریریں پہونچی ہیں۔ جو ڈاک خانہ میں کھلی ہوئی پہونچیں۔ یعنی لفافوں کے منہ کھلے ہوئے تھے۔ لفافوں پر عموماً گوند بہت کم لگا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے منتظم مفوضہ لفافوں کے منہ کھول دیتے ہیں۔ احباب کو چاہئے۔ کہ لفافوں کے منہ پر گوند اچھی طرح لگا لیا کریں۔ اگرچہ اوراق ملفوف کرتا ہوں۔

ذوالفقار علی خان ناظر اعلےٰ قادیان

احمدی حجاج کیلئے ضروری اعلان

چونکہ ہمارا منشاء ہے اس سال جو احمدی حج کے لئے جائیں۔ ان کا ایک قافلہ تیار کیا جائے۔ جس کا ایک امیر مقرر ہو تاکہ راستہ میں نمازیں اکٹھے باجماعت پڑھ سکیں۔ اور ایک دوسرے کے رنج وراحت میں شریک ہوں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو حجاج اس سال حج کے لئے جانا چاہیں۔ وہ اپنے نام اور پتے لکھ بھیجیں تا قافلہ بنانے کا انتظام کیا جا سکے۔ ایسا ہونے سے ہم اور بھی کئی قسم کی سہولتیں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

عبدالرحیم ناظر تعلیم و تربیت قادیان

پتہ مطلوب ہے

ڈاکٹر عبداللہ صاحب سابق مبالغ کے پسر میاں عبدالرحیم صاحب جو میڈیکل کالج آگرہ میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ کا پتہ مطلوب ہے۔ جس دوست کو اُن کا پتہ ہو۔ مجھے لکھ کر عنداللہ ماجور ہوں۔ عبدالمغنی ناظر بیت المال قادیان۔

مس بلڈ

ہالینڈ کی نومسلمہ مس ہدایت بلڈ جو ہندوستان آ رہی تھیں۔ ان کا تار آیا ہے۔ کہ قریباً ۱۳ دن کے سفر جہاز کے بعد وہ بہ سبب علالت شہر جنیوا میں جہاز سے اترنے پر مجبور ہو گئیں اب وُہ غالباً ماہ اپریل میں پھر ہالینڈ سے انشاء اللہ عازم ہند ہونگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا کا اثر

یکم جنوری ۱۹۲۲ء کو میری شادی ہوئی۔ لیکن جب کئی سال تک اولاد نہ ہوئی تو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بار بار درخواست دعا کرنا شروع کی۔ اور خود بھی اللہ تعالےٰ کی صفت خالقیت پر پورا ایمان رکھ کر حضورؑ کے بتائے ہوئے طریق سے دعا کی۔ آخر میری مراد برآئی۔ اور ۱۸۔ دسمبر ۱۹۲۸ء کو سات سال کے بعد اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے لڑکا عطا فرمایا جس کا نام حضورؑ نے بذریعہ تار سعید احمد رکھا۔

میں بچہ کی پیدائش سے پہلے ہی اسے دین کے لئے وقف کرنے کا ارادہ کر چکا تھا۔ اب میں حضورؑ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ میرے بچہ کو اسلام کے واسطے قبول فرما کر دعا کریں۔ کہ اس کو اللہ تعالےٰ میرے اور میری بیوی کے لئے حسنات دارین کا موجب بنائے۔ آمین۔

حمید احمد کلرک میمو ملک برما

درخواست ہائے دعا

۱۔ عبدالحفیظ ابن مفتی فضل الرحمن صاحب چند روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے۔ اب کے اس نے انٹرنس کے امتحان میں شریک ہونا تھا۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔

۲۔ میرے بچہ سید عنایت علی شاہ متعلم فرسٹ ہائی کلاس تعلیم الاسلام سکول کے اس سال امتحان انٹرنس میں کامیاب ہونے کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار سید محمد علی شاہ قادیان۔

۳۔ تمام برادران سلسلہ سے عاجزانہ گذارش ہے۔ کہ وہ میری روحانی کمزوریوں کے رفع ہونے کے لئے دعا کریں۔ سید محمد یوسف احمدی۔

۴۔ خاکسار کی ماموں زاد بہن بیمار ہے۔ تمام احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ عاجز علی محمد از مرالہ۔ ۵۔ مجھ پر ایک مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ دوست بریت کے واسطے دردِ دل سے دعا کریں۔ محمد یوسف از مجھندا۔ ۶۔ امسال مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے مختلف امتحانات میں مندرجہ ذیل احمدی طلباء شامل ہو رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی کامیابی امتحان کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں:۔

(۱) سعداللہ جان صاحب (۲) ملک کرم الٰہی صاحب (۳) محمد یوسف صاحب (۴) عبدالرحمن صاحب (۵) عبدالعزیز (۶) احمد محمود صاحب طالب علم۔ عبدالعزیز از علیگڑھ۔ ۷۔ میرے ایک لڑکے نے بی۔ اے اور دوسرے نے درجہ سوم کا امتحان دینا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعائیں کریں۔ خاکسار محمد ایوب خان بہادر لفٹنٹ مرادآباد۔ ۸۔ میرا سالانہ امتحان شروع ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ مبارک احمد سنور۔ ۹۔ میں بعارضہ دردِ شکم بیمار ہوں۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار خواجہ غلام محی الدین باڑی پورہ کشمیر ۱۰۔ خاکسار کی بیوی عرصہ دراز سے جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی کامل شفا کے واسطے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد حسین احمدی کراچی۔

ولادت

خاکسار کے ہاں بفضلہ تعالےٰ ۱۱ ماہ رمضان المبارک لڑکا پیدا ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مولود کا نام شمس الحق تجویز فرمایا ہے۔ جملہ ناظرین اخبار دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ مولود کو نیک بخت صالح خادم دین بنائے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ خاکسار سراج الحق پٹیالہ اسٹیٹ

دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ ۲۰۔ فروری ۱۹۲۹ء اپنے حقیقی مولا سے جا ملی۔ مرحومہ ایک نہایت متقی اور مخلص احمدی خاتون تھی۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار سید عبدالمنعم بی اے احمدی سونگڑہ وی۔

گجرات میں آریوں کا تیسرا فرار

۲۴۔ جنوری کو ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن گجرات کے زیر اہتمام ایک جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں آریہ سماج کو بڑے زور سے چیلنج دیئے گئے۔ اور شہر کے کونے کونے میں منادی کرائی گئی۔ کہ اگر آریہ سماج میں تاب مقابلہ ہے۔ تو میدان دلائل میں نکلے۔ اور جتنا وقت چاہے لے۔ مگر آریوں نے مقابلہ پر نہ آنا تھا۔ نہ آئے۔ ملک عبدالرحمن صاحب خادم نے اسلام اور ویدک دھرم کے موضوع پر ایک زبردست تقریر کی۔ اور واضح کر دیا کہ اگر دنیا میں کوئی مذہب سچا ہے۔ تو وہ اسلام ہی ہے۔ اور بتایا کہ وید میں ایسی باتیں درج ہیں۔ کہ عقل انسانی انہیں نہ سکے ... حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ خاکسار بشیر احمد صادق سکرٹری ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن گجرات۔ پنجاب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۷۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ - مارچ سنہ ۱۹۲۹ء | جلد ۱۶

مجلس مشاورت ۱۹۲۹ء میں شمولیت

جماعت احمدیہ کی سالانہ مجلس مشاورت کے انعقاد میں بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ ۲۹۔ مارچ کو نماز جمعہ کے بعد پہلا اجلاس منعقد ہوگا۔ اور ۳۱۔ مارچ کی دوپہر کو کارروائی اختتام پذیر ہو جائیگی (انشاء اللہ تعالیٰ)

مجلس مشاورت میں پیش ہونے والے امور بطور ایجنڈا چھاپ کر بیرونی جماعتوں کو بھیجے جا چکے ہیں۔ اگر کسی جماعت کو ابھی تک یہ ایجنڈا نہ ملا ہو۔ تو وہ فوراً سیکرٹری صاحب مجلس مشاورت کو اطلاع دے کر منگالیں۔ اور ایجنڈا میں درج شدہ امور پر منتخب شدہ نمائندے اچھی طرح غور و فکر کرلیں۔ تاکہ اظہار رائے کے وقت انہیں آسانی ہو۔

مجلس مشاورت کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی جماعت کو اپنے نمائندے اور قابل نمائندے بھیجنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ خاصکر بیرون پنجاب کی جماعتوں کو اس بارے میں اپنے فرض کو خوب اچھی طرح محسوس کرنا چاہیئے۔ اور پہلے ان کی طرف سے جو کوتاہی ہوتی رہی ہے۔ اس کا ازالہ کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ جماعت احمدیہ کا حلقہ عمل جس قدر وسیع ہے۔ اس کے متعلق کسی احمدی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں۔ پنجاب تو الگ رہا۔ سارے ہندوستان کے علاوہ ساری دنیا ہمارے حلقہ عمل میں داخل ہے۔ لیکن جب تک وہ وقت نہیں آتا۔ کہ بیرون ہند کی احمدی جماعتیں بھی اپنے نمائندے مرکزی مجلس مشاورت میں بھیج سکیں۔ ہندوستان کے ہر علاقہ اور ہر صوبہ کی جماعتوں کو تو ضرور اپنے نمائندے بھیجنے چاہئیں۔ جو جماعت سے تعلق رکھنے والے اہم امور کے بارے میں اپنے مشورے اور آراء پیش کرسکیں۔ اور پھر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ جو امور طے فرمائیں۔ انہیں اپنے اپنے علاقہ میں جاری کرسکیں۔

اگرچہ ایک ایسی جماعت کے منتخب شدہ نمائندوں کو جس کے ہر ایک فرد نے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہو۔ اور پھر آپ کے دو جانشینوں کے ذریعہ اس عہد کو دہرایا ہو۔ سلسلہ کے کاروبار کو وقت دینے اور پیش آمدہ مشکلات کو حل کرنے کے لئے مشورہ دینے کی خاطر آنے پر کسی بڑی سے بڑی تکلیف کی بھی کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے۔ اور سال بسال سے ہم دیکھتے ہیں۔ دور دراز سے احباب اپنے ذاتی کاموں کا حرج کرکے اور کئی طرح کی تکالیف اٹھاتے ہوئے نہایت اخلاص کے ساتھ مرکز میں جمع ہوتے اور اسے اپنی خوش بختی سمجھتے ہیں۔ لیکن جب خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کے لئے کوئی آسانی بہم پہونچادے۔ تو لئن شکرتم لازیدنکم کے ارشاد خداوندی کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اس سے عمدگی کے ساتھ فائدہ اٹھایا جائے۔

احباب کرام جانتے ہیں۔ قادیان تک ریل گاڑی کے جاری ہو جانے کی وجہ سے پہلے کی نسبت سفر میں بہت سہولت اور آرام پیدا ہوگیا ہے۔ اب نہ تو گاڑی سے اتر کر بٹالہ گھنٹوں موٹروں کے چلنے کا انتظار کرنے کی ضرورت ہے۔ اور نہ کچی سڑک کی وجہ سے جو تکلیف اٹھانی پڑتی تھی۔ اس کا خطرہ ہے۔ بلکہ مقررہ اوقات پر انسان نہایت سہولت کے ساتھ قادیان پہونچ سکتا ہے۔ چونکہ مجلس مشاورت کے نمائندوں کے لئے اس آرام کے پیدا ہونے کا یہ پہلا موقعہ ہے۔ اس لئے دور دراز کی جماعتوں کو بھی ضرور اپنے نمائندے بھیجنے چاہئیں۔

اگرچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مجلس مشاورت کے شروع ہونے کے وقت نمائندگان کو ضروری امور سے آگاہ فرمادیا کرتے ہیں۔ تاہم اس موقعہ پر بھی اس قدر گذارش کرنا بیجا نہ ہوگا کہ چونکہ معاملات کی اہمیت کے لحاظ سے وقت بہت کم ہوتا ہے۔ اس لئے جہاں تک ہوسکے۔ وقت کو غیر ضروری باتوں میں خرچ کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ کئی اصحاب ایک امر کے متعلق کوئی نئی بات پیش نہ کرتے ہوئے پہلی باتوں کو ہی دوہرانا شروع کردیتے ہیں۔ اس کی بجائے اگر یوں ہو۔ کہ جس امر کے متعلق پوری کوشش اور تحقیقات سے معلومات فراہم کئے گئے ہوں۔ اور وہ کسی اور نے بیان نہ کئے ہوں۔ وہ پیش کئے جائیں۔ تو بہت اچھا ہو۔

علاوہ ازیں جو کچھ کہا جائے۔ اس میں سلسلہ کی عظمت اور کارکنوں کا جائز احترام مدنظر رہے۔ اور دوسرے بھائیوں کے احساسات کا ضرور خیال رکھا جائے۔ جوش تقریر میں کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکلنی چاہیئے۔ جو کسی نہ کسی رنگ میں نامرغوب ہو۔ تا جس طرح ہماری مجلس مشاورت اپنی اہمیت اور دوررس اثرات کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔ اسی طرح اس کی کارروائی بھی بے مثال ہو۔ اور ہماری آئندہ نسلوں کے لئے اسوہ حسنہ قرار پائے۔

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ ہماری مجلس مشاورت کی کارروائی جس خوبی اور عمدگی کے ساتھ سرانجام پاتی ہے۔ اس کی مثال صفحہ دنیا پر کسی جگہ نہیں مل سکتی۔ دنیوی اور سیاسی امور طے کرنے والی مجلسوں کو جانے دو۔ انہی لوگوں کو دیکھ لو۔ جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے پیرو قرار دیتے ہیں۔ گذشتہ دسمبر کے ایام میں ہی ان کی مجلس میں جو خاک اڑی۔ وہ کس قدر عبرتناک تھی۔ اگر ان میں کچھ بھی معقولیت باقی ہوتی۔ تو ان پر ایک امام اور واجب الاطاعت امام کی اقتداء کی اہمیت بالکل واضح ہو سکتی تھی۔ ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم پر ہزار ہزار شکر کرنا چاہیئے۔ کہ اس نے ہمیں ایک امام کی نعمت بخشی ہے۔ اور اپنے ہر قول اور ہر فعل سے اس نعمت کے احساس کا ثبوت دینا چاہیئے۔

اطمینان قلب

دنیا میں دولت اور مال کو آرام اور آسائش کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ اس کے حصول کے لئے بڑی بڑی کوششیں کی جاتی ہیں۔ اور بڑے بڑے مالدار اور کروڑ پتی لوگ موجود ہیں۔ لیکن کیا انہیں حقیقی آرام اور اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ وہ ہر قسم کے دکھ اور رنج والم سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ ان کی ساری کی ساری خواہشات ان کی منشاء کے مطابق پوری ہو جاتی ہیں۔ نہیں اور قطعاً نہیں۔ اس بارے میں بڑے بڑے دولت مندوں کی ایسی شہادتیں موجود ہیں۔ جن کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔

ایک امریکن لیڈی جس کی دولت و ثروت کی کوئی حد نہیں۔ اس بات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ کیا "دولت باعث راحت ہے"۔ لکھتی ہے۔

"یہ صحیح کہ خواہشات کی تکمیل کے لئے جن اسباب اور وسائل کی حاجت ہے۔ دولت سے بہ آسانی میسر آسکتے ہیں۔ لیکن کیا اس سے یہ پیچیدہ مسئلہ حل ہوگیا ہے۔ کہ دولت واقعی راحت کا موجب ہے۔ میں حیران ہوں۔ کہ لوگ کس تجربہ کی رو سے اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ اصلیت یہ ہے۔ کہ جونہی ایک خواہش پوری ہو چکتی ہے۔ جھٹ دوسری کے لئے دل میں اضطراب اور چبھن پیدا ہو جاتی ہے"

قریباً یہی رائے تمام دولت مندوں کی اپنے آرام اور اطمینان کے متعلق ہے۔ اور یہ بالکل صحیح اور درست ہے۔ دنیا کے اسباب اور سامانوں سے حقیقی آرام اور اطمینان میسر آنا ناممکن ہے۔ اس کے حصول کی صرف وہی صورت ہے۔ جو اسلام نے پیش کی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ کہ خوب اچھی طرح سن لو۔ اطمینان قلب اللہ کے ذکر سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ ذکر اللہ سے مراد مختصر الفاظ میں یہ ہے۔ کہ ہر بات میں اللہ تعالیٰ کی رضاء مدنظر رہے۔ اس کے بتائے ہوئے احکام پر عمل ہو۔ اور ہر حالت میں خدا تعالیٰ کا شکر زبان سے ادا ہو۔ جن لوگوں نے یہ طریق عمل اختیار کیا۔ ان کی شہادتیں اس بات کے لئے موجود ہیں۔ کہ انہیں حقیقی آرام اور اطمینان قلب حاصل ہوگیا۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ قرآن کریم میں اطمینان قلب حاصل کرنے کا ایسا واضح طریق موجود ہونے کے باوجود مسلمان کہلانے والے بھی اس سے محروم ہیں۔ ان کی ساری کوشش اسلام سے منہ موڑ کر دوسری قوموں کی نقل اتارنے میں صرف ہو رہی ہے جس میں سوائے تباہی اور بربادی کے ان کے لئے کچھ نہیں۔

اچھوت اقوام کے لڑکوں کا سکولوں میں داخلہ

ہندو اچھوت اقوام کو اپنا جزو قرار دینے کے لئے تو بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ اور ان کی خیر خواہی کا بھی بڑا دم بھرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ انہیں اسی طرح ذلیل اور خوار رکھنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ جس طرح ہندوؤں کے اس ملک میں آنے کے وقت سے لیکر اس وقت تک رکھتے چلے آرہے ہیں۔ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم بمبئی کی رپورٹ سے ظاہر ہے۔ کہ ۲۷-۱۹۲۶ء کے دوران میں اس امر کے باوجود کہ سکولوں کے نام احکام صادر کئے گئے تھے۔ کہ وہ اچھوت قوموں کے لڑکوں کو داخل کرنے سے انکار نہ کریں۔ کئی سکولوں نے جو مقامی حکام کے زیر انتظام ہیں اچھوت اقوام کے لڑکوں کو داخل کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اس بات کی بھی کوئی پرواہ نہ کی کہ ان سکولوں کو سرکاری طور پر جو امداد ملتی ہے۔ وہ بند ہو جائیگی۔ سرکاری حکام کی اس بارے میں کوششیں قابل داد ہیں۔ اور اچھوت اقوام کو انکی قدر کرنی چاہیئے لیکن سوال یہ ہے۔ کیا ان حالات میں ہندوؤں کو اچھوت اقوام کی ہمدردی اور خیر خواہی کے دعوے زیب دیتے ہیں۔ اور اچھوت اقوام کیلئے یہ سمجھنا بالکل آسان نہیں۔ کہ جب تک وہ ہندوؤں سے بالکل علیحدہ نہ ہو جائینگے۔ ان کیلئے انسانیت کا درجہ حاصل کرنا ناممکن ہے۔

خونی مہدی

پچھلے دنوں ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کو جماعت احمدیہ کی طرف سے جو ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس میں ایک فقرہ یہ بھی تھا۔

"جب حضرت مرزا غلام احمد نے مسیح موعود اور مہدی ہونیکا دعویٰ کیا۔ تو تمام دنیا کے مسلمان ایک ایسے مہدی کی آمد کے منتظر تھے۔ جو آکر تمام غیر مسلموں سے جہاد کریگا اور کفار کو بزور شمشیر داخل اسلام کریگا۔"

ان الفاظ پر دیوبند کا اخبار "الانصار" (یکم مارچ) بہت بگڑا ہے۔ اور جتنے کمینہ اور سوقیانہ الفاظ اسے مل سکے ہیں۔ وہ اس نے جماعت احمدیہ کیمتعلق استعمال کئے ہیں۔ انکے متعلق تو ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ خونی مہدی کی جو تاویل اس نے کی ہے۔ اس کی نسبت کچھ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ "الانصار" نے اول تو اس بات سے انکار کیا ہے۔ کہ:-

"کوئی مسلمان کسی ایسے شخص کی آمد کا منتظر نہیں۔ جس پر خونی مہدی کا اطلاق ہوتا ہو۔"

مگر ساتھ ہی لکھا ہے:-

"اگر فتنہ کے استیصال کیلئے چند افراد کا قتل کسی شخص کو خونی بنا سکتا ہے۔ تو پھر دنیا کا کوئی مصلح اور ہادی اس لفظ سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔"

یہ تو صحیح ہے۔ کہ فتنہ کے استیصال کیلئے چند افراد کا قتل کسی کو خونی نہیں بنا سکتا۔ مگر سوال یہ ہے جس مہدی کی آمد کے دیوبندی اور ان کے ہمخیال منتظر ہیں۔ اس کے نزدیک فتنہ سے کیا مراد ہوگی۔ اگر فتنہ سے مراد دیوبندی عقائد کو نہ ماننا ہے۔ تو پھر "چند افراد کا قتل" کسطرح ہوگا۔ اس جرم میں تو دنیا کی بہت بڑی آبادی کو موت کے گھاٹ اتارنا ہوگا پھر ایسے انسان کو خونی نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے۔

ہاں اگر فتنہ سے مراد مذہبی اختلاف نہیں۔ اور مہدی اپنے عقاید منوانے کیلئے کسی کو قتل نہیں کریگا۔ اور یہی دیوبندیوں کا عقیدہ ہے۔ تو ہمارے سابقہ عقائد کو تعلیم اسلام کے منافی یقین کرنے لگیں گے۔

اشارات

سوامی چدانند کے خلاف جو مقدمہ دہلی میں بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے انبیاء کرام کی شان میں بدزبانی اور بیہودہ سرائی کرنے کی وجہ سے چل رہا ہے اس میں ملزم کو ارتکاب جرم سے بری ثابت کرنے کے لئے آریہ بے حد جدوجہد کر رہے ہیں۔ اگرچہ بعض آریہ اور ہندو صاحبان بھی اس بدزبان سوامی کے مضامین کے خلاف نفرت کا اظہار کر چکے ہیں۔ لیکن سوامی کے حامیوں کی سرگرمیاں اس قدر بڑھی ہوئی ہیں۔ کہ انہیں صفائی کی شہادت میں پیش کرنے کے لئے ایک "پادری" کو بھی تلاش کر لینے میں کامیابی نصیب ہو گئی ہے۔

چنانچہ اخبار تیج (۱۰ مارچ) لکھتا ہے:-

"پادری جیوری سنگھ کی شہادت ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ میں پادری ہوں مسیحیت کا پرچار کرتا ہوں۔ میں نے شدھی سماچار کے اس سلسلہ مضامین کے اقتباسات "الامان" اخبار میں دیکھے ہیں۔ میں نے قرآن اور حدیث کا مطالعہ کیا ہے۔ اور جہاں تک میری واقفیت ہے۔ میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ شدھی سماچار کے مضمون میں جو حوالے دئے گئے ہیں۔ وہ بالکل ٹھیک ہیں۔"

ایک "پادری" سے اور ایسے پادری سے جو "جیوری سنگھ" ہو۔ اسلام کے متعلق اس کے علاوہ اور توقع ہی کیا ہو سکتی تھی۔ لیکن تعجب اور حیرت کی بات یہ ہے۔ کہ "پادری" کہلا کر اور "مسیحیت کا پرچار" کرنے کا دعویدار بن کر اس نے چدانند کی حمایت کے لئے عیسائیت کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی۔

بائبل میں حضرت لوطؑ۔ حضرت یعقوبؑ۔ حضرت ابراہیم کو خدا تعالیٰ کے نبی اور برگزیدہ انسان قرار دیا گیا ہے۔ اور ہر ایک عیسائی کے لئے مذہبی لحاظ سے ان کی بزرگی اور پاکیزگی کا اقرار کرنا ضروری ہے لیکن "پادری جیوری سنگھ" نے بالفاظ تیج "کہا"

(ا) "یعقوب نے خدا سے کشتی لڑی۔ (ب) لوط نے اپنی لڑکی سے ہمبستری کی۔ (ج) یعقوب نے اپنی لونڈی کے ساتھ تعلق پیدا کیا۔ (د) ابراہیم نے ایک بچھڑے کو ذبح کر ڈالا۔ (ت) حوا آدمی کی پسلی سے بنا۔ وغیرہ وغیرہ بالکل ٹھیک ہے۔"

اگر یہ الفاظ پادری جیوری سنگھ کے ہی ہیں۔ تو اس کی "پادریت" تو اسی سے ظاہر ہے۔ کہ وہ "آدم" کو "آدمی" کہکر اور "حوا" کو "ہوا" بتا کر مرد قرار دے رہا ہے۔ حالانکہ بائبل کو ایک سرسری نظر سے دیکھنے والا بھی جانتا ہے۔ حوا مرد نہ تھا۔ بلکہ عورت تھی۔ چنانچہ بائبل میں صاف لکھا ہے:-

"خداوند خدا اس پسلی سے جو اس نے آدم سے نکالی تھی ایک عورت بنا کے آدم کے پاس لایا۔ اور آدم نے کہا۔ کہ اب یہ میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے۔ اس سبب سے وہ ناری کہلائے گی۔ کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی ہے۔"

معلوم ہوتا ہے۔ "پادری جیوری سنگھ" نے بائبل کو کبھی ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ ورنہ مندرجہ بالا الفاظ جو بائبل کے بالکل ابتدائی حصہ میں درج ہیں۔ ضرور اس کی نظر سے گذرتے اور اسے معلوم ہو جاتا کہ حوا کو بائبل نے "نر" نہیں بلکہ "ناری" بتایا ہے۔

پھر بائبل میں یہاں تک لکھا ہے:-

"آدم نے اپنی جورو کا نام حوا رکھا۔ اس لئے کہ وہ سب زندوں کی ماں ہے۔"

اس صاف اور واضح تشریح کے بعد بھی اگر کوئی شخص "پادری" کہلا کر اور "مسیحیت کا پرچار" کرنے کا دعویٰ کرتے ہوئے حضرت حوا کو مرد بنائے۔ تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ "مسیحیت" سے وہ اتنا ہی بے بہرہ ہے۔ جتنا سوامی "چدانند" قرآن اور حدیث کی تعلیم سے۔ اور جس شخص کی اپنے مذہب کے متعلق واقفیت کا یہ عالم ہو۔ اس کا یہ کہنا۔ کہ "میں نے قرآن اور حدیث کا مطالعہ کیا ہے" بالکل لغو ہے۔

باقی پادری صاحب نے بائبل کے انبیاء اور برگزیدوں کے متعلق جو کچھ کہا ہے۔ اس کے متعلق عیسائی صاحبان کو عموماً اور عیسائی معاصر "نور افشاں" کو خصوصاً ہم توجہ دلاتے ہوئے پوچھتے ہیں۔ کیا عیسائیت میں خداوند خدا کے برگزیدوں کی یہی شان ہے جو پادری مذکور نے بیان کی ہے۔

اخبار پرکاش (۱۰ مارچ) نے بڑے فخر کیساتھ "آریہ مسافر" پروفیسر اندر کا "پنر وواہ" کی خوشخبری سناتے ہوئے لکھا ہے:-

"پروفیسر اندر مالک اخبار ارجن دہلی کا پنر وواہ ضلع بجنور کی ایک کلین اوشکشت بدھوا شریمتی چندر وتی دیوی سے ہؤا۔ جس کی عمر ۲۷ سال ہے۔"

پروفیسر اندر "سوامی شردھانند" کے سپتر اور آریہ سماج کے "پرسدھ" لیڈر ہیں۔ ان کا "پنر وواہ" اور وہ بھی "اوشکشت بدھوا دیوی" کے ساتھ۔ نہ صرف بانیٔ آریہ سماج کے لئے بلکہ "ویدک دھرم" کے لئے بھی ماتم کا موجب ہے۔ کیونکہ سوامی دیانند اس بارے میں ویدک دھرم کی یہ تعلیم پیش کر چکے ہیں:-

"برہمن۔ کھشتری اور ویش ورنوں میں کھشت یونی عورت اور کھشت ویریہ مرد جن کی مجامعت ہو چکی ہو کا پنر وواہ نہ ہونا چاہیئے۔"

(ستیارتھ پرکاش ایڈیشن چہارم صفحہ ۱۳۲)

درس القرآن کے اختتام پر حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر

سورۃ والناس کے تفسیری حقائق و معارف

رمضان المبارک کے آخری دن ۱۳ مارچ ۱۹۲۹ء ختم درس القرآن کے موقع پر دعا سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سورہ والناس کی تفسیر میں حسب ذیل تقریر فرمائی۔

چونکہ میری طبیعت علیل ہے۔ اور میں زیادہ وقت نہ تو کھڑا ہو سکتا ہوں۔ اور نہ ہی بیٹھ سکتا ہوں۔ اس لئے میں نے صرف ایک ہی سورۃ کی تفسیر کو اپنے متعلق رکھا ہے۔ یہ سورۃ قرآن کریم کی سب سے آخری سورۃ ہے۔ بعض لوگوں نے اس کے اور اس سے پہلی سورۃ کے متعلق

اختلاف

کیا ہے۔ اور یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ یہ سورتیں دراصل قرآن کریم کا حصہ نہیں۔ اگرچہ وہ یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ان کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے ساتھ لکھوایا ہے۔ اور آپ قرآن کریم کے خاتمہ پر انہیں پڑھا کرتے تھے۔ اور پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔ مگر باوجود اس کے ان کا خیال ہے۔ یہ سورتیں قرآن کریم کا حصہ نہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقرب صحابہ تھے ان کی یہی رائے ہے۔ لیکن اس کی بنیاد کسی دلیل پر نہیں۔ واقعات کے متعلق دلیل صرف وہی شہادت ہو سکتی ہے۔ جو یا تو نظری ہو یا سماعی۔ یعنے یا تو اس کی شہادت جس نے خود وہ واقعہ دیکھا ہو۔ یا پھر اگر کسی کا فیصلہ اس کے متعلق بیان کرنا ہو۔ تو اس فیصلہ کے خود سننے کا اقرار کہ اس سے میں نے اس طرح سُنا۔ لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود کا یہ بیان نہیں۔ کہ انھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح سُنا۔ بلکہ وہ کہتے ہیں۔ چونکہ حکم ہے کہ اذا قرأت القران فاستعذ باللّٰہ۔ اور چونکہ یہ سورتیں استعاذہ ہیں۔ اس لئے معلوم ہوا۔ کہ قرآن ختم ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ یہ محض ان کا قیاس ہے۔ اس کے مقابل میں دوسرے

مقتدر صحابہ

کا بیان ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سورتیں انہیں قرآن کے حصہ کے طور پر لکھوائیں۔ اس لئے حضرت عبداللہ بن مسعود کا قیاس درست نہیں جبکہ وہ خود بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یہ قرآن کریم کے ساتھ لکھی اور پڑھی جاتی تھیں۔ کوئی وقعت نہیں رکھتا۔

یہ دونوں سورتیں یقیناً

قرآن کریم کا حصہ

ہیں۔ اور قرآن کریم کے خاتمہ کے لئے خدا تعالیٰ نے ان کو چنا ہے۔

جب قرآن کریم کی ترتیب پر غور کیا جائے۔ تو ماننا پڑتا ہے کہ قرآن کریم کے خاتمہ پر یہی سورتیں چاہیئے تھیں۔ کیونکہ اگر سورہ فلق اور والناس قرآن کے آخر میں نہ ہوتیں۔ تو سورہ اخلاص آخری ہوتی اور غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ سارے کا سارا قرآن

سورہ فاتحہ کی تفسیر

ہے۔ اور سورہ فاتحہ کے آخر میں ایک مغضوب اور ایک ضال قوم سے پناہ کی دعا سکھائی گئی ہے۔ اب اگر قرآن کریم کے آخر میں

مغضوب اور ضال

سے پناہ کی دعا نہ سکھائی گئی ہوتی۔ تو قرآن کریم سورہ فاتحہ کی تفسیر نہیں ہو سکتا تھا۔

سورہ والناس

ولا الضالین کی تفسیر

ہے۔ اور درحقیقت وہ زمانہ جس وقت الناس کی حکومت دنیا میں قائم ہونی تھی عیسائیت کا ہی زمانہ ہے۔ ڈیماکریسی یا جمہوریت کا خیال دراصل عیسائی زمانہ میں ہی سب سے زیادہ ترقی کر گیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے۔ ولا الضالین سے مراد عیسائی ہیں۔ اور اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی احادیث سے ثابت ہے۔ المغضوب سے مراد یہودی ہیں۔ وہ قوم جس کے زمانہ اقتدار میں جمہوریت اور لوگوں کی حکومت قائم ہوئی وہ دراصل عیسائی قوم ہی ہے۔

قل اعوذ برب الناس میں جمہوریت کے فتنہ سے پناہ مانگنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ پبلک رائے کو تو اسلام نے بھی قائم کیا ہے۔ لیکن پبلک رائے کو غلط طریق پر اس طرح پیدا کرنا کہ اس سے

مفسدانہ نتائج

پیدا ہوں۔ یہ دراصل زمانہ عیسائیت میں ہی ہوا ہے۔ اور بولشویک نہلسٹ وغیرہ وغیرہ تحریکات رائے عامہ کو غلط طریق پر پیدا کرنے کا ہی نتیجہ ہیں۔ اور یہ تمام عیسائیت کی ترقی سے وابستہ ہیں۔ چونکہ ایک ایسا زمانہ آنیوالا تھا جب آزادی کے نام پر فساد پیدا کئے جانے تھے۔ جب ایک قوم نے دوسری قوم پر حملہ کرنا اور اس کا نام غریبوں کی امداد یعنی ربوبیت رکھنا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں مسلمانوں کو اس فتنہ سے بچنے کے لئے دعا سکھلائی۔

اسی طرح ملک الناس میں ان بادشاہوں کے فتنہ سے پناہ کی دعا سکھائی گئی ہے۔ جن کا اصل کام تو دنیا میں انصاف قائم کرنا ہوتا ہے۔ لیکن وہ بجائے انصاف کے لوگوں کے حقوق تلف کرتے ہیں۔ اور ملوکیت کے پردے میں دنیا میں فساد پیدا کرتے ہیں۔ اور الٰہ الناس میں ان علماء اور مذہبی رہنماؤں کے فتنہ سے پناہ کی دعا ہے۔ جو خدا اور مذہب کے نام پر دنیا میں فساد پیدا کرتے ہیں۔ جیسے

آج کل کے مولوی

لوگ ہیں۔ ان کے خیالات سے اگر کوئی ذرہ بھر اختلاف کرے۔ تو اُسے کافر اور فاسق اور اسلام کا مخالف قرار دینے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ اختلاف اسلام سے نہیں۔ بلکہ ان کی ذات سے ہوتا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دنیا میں جس قدر فتنے لڑائیاں اور فساد پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا باعث یہی تین چیزیں ہوتی ہیں۔ ربوبیت ملوکیت اور الوہیت جب تک کسی شخص کو ان تینوں میں سے کوئی چیز کسی نہ کسی رنگ میں حاصل نہ ہو اس کے متعلق حسد کے سامان نہیں پیدا ہو سکتے۔ انہی تینوں قسم کے تعلقات سے دنیا میں فساد اور فتنہ پیدا ہوتا ہے، یا تو خدا تعالیٰ نے کسی کو ربوبیت دی ہوتی ہے جیسے والدین یا استاد ہوتے ہیں یا ملوکیت جیسے بادشاہ یا بڑے آدمی ہوتے ہیں۔ جو غریبوں کی مدد کرتے ہیں۔ اور یا الوہیت کا بروز بنایا ہوتا ہے جیسے نبی ہوتے ہیں جو دنیا میں مذہب قائم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ لیکن لوگ چونکہ ان کی مخالفت کرنا شروع کر دیتے ہیں تو فساد کی یہی تین صورتیں ہیں۔ ماں باپ اپنی اولاد اور استاد اپنے شاگرد کی ربوبیت کرتے ہیں۔ گاؤں کے بڑے آدمی یا بادشاہوں کو اپنی رعایا پر ملکیت حاصل ہوتی ہے۔ انبیاء یا ان کے قائمقام جن کے مدنظر خدا تعالیٰ کی

الوہیت کو قائم کرنا

ہوتا ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہی تین چیزیں ہیں۔ جن کے نام پر دنیا میں فتنہ و فساد پیدا ہوتے ہیں۔ دنیا میں جس شخص کو ان میں سے کوئی چیز بھی عطا ہوتی ہے۔ وہ دراصل ظلی ہوتی ہے۔ حقیقی نہیں جس کو خدا تعالیٰ نے ماں یا باپ بنایا ہوتا ہے۔ وہ دراصل حقیقی رب نہیں۔ بلکہ ظل ہوتے ہیں۔ اور اصل رب خدا تعالیٰ ہی ہے یا جس کو کوئی اور عزت یا رتبہ عطا ہوتا ہے۔ وہ بھی حقیقی نہیں۔ بلکہ ظل ہے اسی طرح جو بادشاہ ہے۔ وہ حقیقی مالک نہیں۔ بلکہ اصل مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور جو شخص نبی یا کسی نبی کا قائم مقام ہے۔ تو وہ بھی اگرچہ خدا تعالیٰ کا ہی کام کرواتا ہے۔ اور نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کا لوگوں کو حکم دیتا ہے۔ مگر سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ بھی ظل ہی ہے۔ اصل الٰہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ کہ میں بندوں کی ہدایت کے لئے خود نہیں آیا کرتا۔ اس لئے جب دنیا میں فساد پیدا ہو جائے تو ایک شخص کو اپنا ظل بنا کر بھیج دیتا ہے۔

پس اس سورۃ میں ایک تو ان لوگوں کے فتنہ سے پناہ مانگنے کی دعا سکھلائی گئی ہے۔ جو ربوبیت۔ ملوکیت اور الوہیت کے پردے میں دنیا میں فساد برپا کرتے ہیں۔ اور دوسرے یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اگر کسی شخص کو ظلی طور پر ربوبیت یا ملوکیت یا الوہیت عطا ہوئی ہے۔ تو وہ اپنی طرف سے اس میں صحیح اور

پوری پوری کوشش

کرے۔ لیکن پھر بھی اگر کوئی نقص رہ جائے۔ تو خدا تعالیٰ سے کہے۔ کہ اس کی درستی تو ہی کر۔ ماں باپ اولاد کی اصلاح کے لئے پوری پوری کوشش کریں لیکن اگر پھر بھی وہ غلط رستہ پر پڑ جائے۔ تو کہیں اے رب! اگرچہ ظلی طور پر ہم اس کے رب ہیں۔ لیکن حقیقی رب ہونے کے باعث اس کی ربوبیت تیرا ہی کام ہے۔ اور اس کی صحیح ربوبیت کی ذمہ واری دراصل ہم پر نہیں۔ بلکہ تجھ پر ہی عائد ہوتی ہے اسی طرح اگر کوئی استاد ہے۔ تو وہ بھی یہی کہے۔ کہ میری ربوبیت دراصل ظلی ہے۔ اصل معلم تو ہی ہے۔ اگر اس میں کوئی نقص رہ گیا۔ تو اس سے تیری ہی مخلوق گمراہ ہوگی اور بگڑ جائیگی۔ میں اپنی کوتاہی کا اقرار کرتا ہوں۔ دراصل تعلیم دینا تیرا ہی کام ہے۔ اور تو مجھے صحیح تعلیم دینے کی توفیق عطا کر۔

اسی طرح آ گئے

ایک اور نکتہ

بیان کیا ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ قرآن کریم کی تعلیم کس قدر جامع ہے۔ قرآن کا قاعدہ ہے۔ کہ جب کسی چیز کو بیان کرتا ہے۔ تو ضمنی طور پر اس کی تشریحات بھی بیان کر جاتا ہے۔ چونکہ یہاں کئی فتنوں کا ذکر کیا تھا۔ اس لئے یہ سوال بھی ہو سکتا تھا۔ کہ پھر سچے اور جھوٹے میں امتیاز کیسے ہو سکے۔ اور یہ کیسے معلوم ہو سکے۔ کہ یہ فتنہ ہے۔ اور یہ حقیقت ہے۔ ہو سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی ملکیت ایک شخص کے سپرد ہو۔ اور وہ ظالم ہو۔ اور ایسے بھی ہو سکتے ہیں۔ جو خدا اور ملک کے نام پر دنیا کو برباد کریں۔ پس کس طرح پتہ لگ سکے۔ کہ کون فساد کرتا ہے۔ اور کون حقیقت میں خدا تعالےٰ کا ظل ہے۔ اس کا جواب خدا تعالےٰ نے من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس میں دیا۔ اور اس کا گُر یہ بتایا۔ کہ جب فتنے پیدا ہوں۔ تو دیکھو۔ ان میں ضرور

وسواس

ہوگا۔ وہ قدرتی جوش نہیں ہوگا۔ بلکہ غلط واقعات کی بناء پر جوش پیدا کیا گیا ہوگا۔ وہ لوگوں کے اپنے خیالات نہیں ہونگے۔ بلکہ ان کو بھڑکانے والا پس پردہ کوئی اور ہوگا۔ جو لوگوں کو اکسائیگا یوں کرو۔ لیکن خود پیچھے ہٹ جائے گا۔ خناس اسی کو کہتے ہیں۔ جو ساتھیوں کی آڑ میں رہ کر فتنہ پیدا کرے۔ لوگوں کو کہے۔ تم آگے کرو۔ لیکن خود پیچھے ہٹا رہے۔ جیسے ہجرت کے دنوں میں ہوا۔ علماء لوگوں کو کہتے تھے۔ ہجرت کرو۔ اس ملک میں رہنا گناہ ہے لیکن خود ہجرت نہیں کرتے تھے۔ ایسی تحریکوں پر اگر غور کیا جائے۔ تو ان کے پیچھے ضرور کوئی خناس ہوگا۔ جو پس پردہ رہ کر اس فتنہ کی تاریں کھینچ رہا ہوگا۔ خناس اس کو بھی کہتے ہیں۔ جو بات کو مخفی رکھے۔ یعنی ایسے لوگوں کی غرض تو کچھ اور ہوگی۔ لیکن ظاہر کچھ اور کریں گے۔ ابھی

کپڑے جلانے کی تحریک

شروع ہوئی ہے۔ اس کا مقصد تو یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ اس میں دخل دے گی۔ یا گاندھی اور نہرو کو گرفتار کرے گی۔ تو ملک میں شور اور ایک عام ہیجان پیدا ہو جائیگا۔ لیکن ظاہر کچھ اور کیا جاتا ہے۔ تو ایسے کاموں میں جو حقیقی فلاح کے لئے نہیں۔ بلکہ محض فتنہ کی نیت سے کھڑے کئے جائیں ہمیشہ بھڑک کوئی اور ہوگا۔ اور ان کے بانی ایسے لوگ ہونگے۔ جن کو ذاتی طور پر کوئی نقصان پہونچا ہوا ہوگا۔ وہ ظاہر تو یہ کریں گے۔ کہ ہم

ملک کی خدمت

کر رہے ہیں۔ لیکن مدنظر ان کے کوئی اپنا فائدہ ہوگا جسے ملک کی خدمت کی آڑ میں چھپایا جائے گا۔ اور جب ان کے لئے ذاتی ترقی کا کوئی سامان پیدا ہو جائے گا۔ تو وہ پھر خاموش ہو جائینگے۔ پس بتایا۔ کہ جہاں یہ صورت ہو۔ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ فتنہ ہے اور اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

پس اس سورہ میں اللہ تعالےٰ نے ان تعلقات کی طرف متوجہ کیا ہے۔ جو بنی نوع انسان میں نہایت اہم ہیں۔ اور چونکہ ان تعلقات نے آخری زمانہ میں اپنے

انتہائی مقام

پر پہونچنا تھا۔ اس لئے ان پر قرآن کریم کو ختم کیا۔

یہ سورہ خاص طور پر اس زمانہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو اس سے خاص طور پر فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور ان

فتنوں سے بچنے کی کوشش

کرنی چاہیئے۔ جو آج ربوبیت۔ ملوکیت اور الوہیت کی آڑ میں پیدا کئے جا رہے ہیں۔ صرف کسی مرض کا علاج معلوم ہونے سے کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ جب تک اسے کیا نہ جائے۔ ایک شخص جیب میں کونین رکھ چھوڑے۔ لیکن اسے استعمال نہ کرے۔ تو اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

چونکہ امید کی جاتی ہے۔ کہ آج رمضان کا آخری روزہ ہے۔ اس لئے قرآن کے درس کے اختتام کے موقعہ پر ہم سب ملکر دعا کرتے ہیں۔ دعائیں خصوصیت کے ساتھ

اسلام اور مسلمانوں کی ترقی

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے مقاصد اور اغراض کے قیام اور پھر ہمارے ہاتھوں سے قیام کے لئے کرنی چاہئیں۔

اپنے لئے تو مجھے کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔ کیونکہ ہر شخص اپنے لئے دعائیں کرتا ہی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو

ایک جسم کے مختلف اعضاء

سے تشبیہ دی ہے۔ جب جسم کے ایک عضو کو تکلیف پہونچے۔ تو تمام بدن دکھ محسوس کرتا ہے۔ اس لئے نہ صرف اپنے لئے بلکہ جماعت کے ان دوستوں کے لئے جو دنیا کے مختلف مقامات پر آباد ہیں۔ خواہ آپ ان کے ملک کے نام سے بھی ناواقف ہوں۔ دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کی مشکلات کو اگر کوئی ہوں۔ تو دور کر دے۔ اس کے علاوہ سلسلہ کے نظام کے لئے دعائیں کی جائیں۔ کہ اس میں جو مشکلات ہیں۔ وہ دور ہو جائیں۔ خصوصاً اس سال

مالی تنگی

کا بہت خطرہ ہے۔ کیونکہ تین سال سے متواتر قحط پڑا ہوا ہے۔ اور ایسی مشکلات کا سامنا زیادہ تر قادیان کے رہنے والوں کو ہی کرنا پڑتا ہے اس لئے دعا کریں۔ خدا تعالےٰ ان مشکلات کو اپنے فضل سے دور کر دے۔ اس کے علاوہ اور بھی صدہا قسم کی مشکلات نظام کو قائم رکھنے میں ہوتی ہیں۔ ان سب کے دور ہونے کے لئے بھی دعائیں کی جائیں

پھر مولوی سرور شاہ صاحب کے لئے بھی جنہوں نے درس دیا ہے اور حافظ روشن علی صاحب کے لئے بھی جو پہلے درس دیا کرتے تھے۔ اور جن کی بیماری کی وجہ سے اس سال نیا انتظام کرنا پڑا۔ دعائیں کی جائیں۔

ایک احمدی نوجوان کی مسرت انگیز کامیابی

صوفی عبدالرحیم صاحب امرتسری ایک مخلص اور پر جوش احمدی نوجوان ہیں۔ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کے صدقے ذاتی کامیابی کی ایک ایسی مثال پیش کی ہے۔ جو ہماری جماعت کے نوجوانوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ ہم اس کامیابی پر صوفی صاحب اور ان کے سارے خاندان کو مبارکباد کہتے اور دعا کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ یہ کامیابی ان کی دینی اور دنیوی بہتری کا موجب کرے۔

صوفی صاحب موصوف لکھتے ہیں:-

اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل و احسان اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خاص دعاؤں کی برکت سے خاکسار کو باوجود دفتری مشاغل میں مصروفیت اور بلا کسی استاد کی اعانت و مدد کے گذشتہ دو تین سالوں میں علی التواتر امتحانات منشی فاضل اور ایف اے میں اول نمبر کی اور بی اے اور امپیریل سکرٹریٹ میں اعلےٰ درجہ کی کامیابی عطا فرمائی۔ اور اب اللہ تعالےٰ نے اس ماہ میں جیسا کہ حکومت ہند کے ایک کمیونک کے ذریعہ نیز گورنمنٹ آف انڈیا گزٹ کی حال کی اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے۔ خاکسار کو انڈین آڈٹ اینڈ اکونٹس سروس کے تمام ہندوستان کے کھلے مقابلہ میں جس میں ۲۱۳ امیدواروں میں سے فقط آٹھ آدمی بذریعہ مقابلہ لئے جانے تھے۔ چوتھے نمبر پر کامیاب فرمایا ہے۔

یہ آئی۔ سی۔ ایس کی طرح کی ایک امپیریل آل انڈیا سروس ہے جس کے امتحان مقابلہ کے لئے ہندوستان کے تمام صوبجات سے بڑے بڑے ریسرچ سکالر، پروفیسر۔ ڈبل ایم اے۔ ایم اے ایل ایل بی اور پراونشل سول سروس کے صوبجاتی امتحانات میں کامیاب شدہ امیدوار بیٹھے۔ مگر یہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی توجہات عالیہ اور قوت قدسیہ کا معجزانہ اثر ہے۔ کہ اس سال اس امتحان میں اکیلا میں ہی مقابلہ میں کامیاب شدہ مسلمان امیدوار ہوں۔ اور غالباً سب سے پہلا احمدی جو بخلاف نامزدگی بذریعہ کھلے مقابلہ کے کسی امپیریل سروس میں کامیاب ہوا۔

اس کامیابی پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور دیگر احباب دعا کنندگان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اس شاندار ترقی کے دین و دنیا کے لئے مفید و بابرکت ہونے نیز دو تین مزید تکمیلی امتحانات میں کامیابی کے لئے دعا کا خواستگار ہوں۔

خاکسار عبدالرحیم صوفی (بی۔ اے) از دہلی

36

"آخری فیصلہ" کی حقیقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنے مخالفین کو آخر الامر دعوتِ مباہلہ دی۔ جسے تلخ پیالہ سمجھ کر رد کر دیا گیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اوائل میں انحراف کیا۔ مگر بعض لوگوں کے مجبور کرنے پر آخر اس میدان میں آنے کے لئے آمادگی کا اظہار کیا۔ جس پر حضرت اقدس نے بطور پیشگوئی تحریر فرمایا:-

"مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے۔ کہ میں اس طور کے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہوں۔ کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں۔ کہ جو شخص ہم دونوں میں جھوٹا ہے۔ وہ سچے کی زندگی میں ہی مر جائے"

(اعجاز احمدی صفحہ ۱۴)

"اگر اس چیلنج پر وہ (مولوی ثناء اللہ امرتسری) مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائے۔ تو ضرور وہ پہلے مریں گے" (اعجاز احمدی صفحہ ۳۷)

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے اخبار "اہلحدیث" میں لکھا:-

"مرزائیو! سچے ہو۔ تو آؤ۔ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدانِ عیدگاہ امرتسر تیار ہے۔ جہاں تم پہلے صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو۔ اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ۔ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے۔ کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو۔ سب امت کے لئے کافی نہیں ہو سکتا" (۲۹۔ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

جس کے جواب میں جری اللہ فی حلل الانبیاء کے حکم سے ایک مضمون بعنوان "مباہلہ کے واسطے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا چیلنج منظور کیا گیا" اخبار بدر ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں شائع کیا گیا۔ اس مضمون میں مندرجہ بالا دعوتِ مباہلہ کو منظور کرتے ہوئے حضرت اقدس کی طرف سے لکھا گیا:-

"یہ کتاب (حقیقۃ الوحی) مولوی ثناء اللہ کو بھیجدی جاویگی اور وہ اس کو اوّل سے آخر تک بغور پڑھ لے۔ اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا۔ جس میں ہم یہ ظاہر کر دینگے۔ کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے اور ہم اوّل قسم کھاتے ہیں۔ کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں ہم نے درج کئے ہیں۔ وہ خدا کی طرف سے ہیں۔ اور اگر یہ ہمارا افترا ہے۔ تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ایسا ہی مولوی ثناء اللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے پڑھنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کے ساتھ یہ لکھدیں۔ کہ میں نے اس کتاب کو اوّل سے آخر تک بغور پڑھ لیا ہے۔ اس میں جو الہامات ہیں۔ وہ خدا کی طرف سے نہیں۔ اور مرزا غلام احمد کا اپنا افترا ہے۔ اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں۔ تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین"

گویا فریقین کی طرف سے طریق بالا پر بد دعا کی جائے گی۔ اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہا جائے گا۔ اس کے لئے حضرت اقدس نے یہ شرط مقرر فرمائی۔ کہ حقیقۃ الوحی شائع ہو جانے پر مولوی ثناء اللہ پہلے اسے پڑھ لے۔ اور پھر بد دعا کرے۔ لیکن چونکہ بعض واقعات کے ماتحت حقیقۃ الوحی کی اشاعت تعویق میں پڑ رہی تھی جیسا کہ اخبار بدر کے ان الفاظ سے ظاہر ہے:-

"ہنوز ایک نشان اپنے تمام لوازمات کے ساتھ کتاب (حقیقۃ الوحی) میں پورے طور پر درج نہیں ہو چکتا۔ کہ ایک اور نشان ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح کتاب کی اشاعت کی تاریخ دن بدن آگے بڑھتی چلی جاتی ہے" (۱۱۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

چونکہ مولوی ثناء اللہ اپنی شوخیوں میں زیادہ گستاخ ہو رہے تھے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت حجۃ اللہ کے قلب میں مولوی صاحب مذکور کے لئے (بلا شرط حقیقۃ الوحی) مباہلہ کی دعا شائع کر دینے کی تحریک فرمائی۔ اور حضور نے مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک دعائے مباہلہ بعنوان "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" رقم فرمائی۔ جو اخبار بدر مورخہ ۱۸۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئی۔ اور یہی اس وقت زیر بحث ہے۔ مندرجہ بالا ترتیب سے ظاہر ہے۔ کہ یہ دعائے مباہلہ تھی۔ جس کی تائید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے بعد کے الفاظ سے بھی ہوتی ہے حضور فرماتے ہیں:-

"یہ کہاں لکھا ہے۔ کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے ہم نے تو اپنی تصانیف میں ایسا نہیں لکھا۔ لاؤ پیش کرو۔ وہ کونسی کتاب ہے۔ جس میں ہم نے ایسا لکھا ہے۔ ہم نے تو یہ لکھا ہے۔ کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو۔ وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ یہ بات کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب اعداء ان کی زندگی میں ہی ہلاک ہو گئے تھے۔ بلکہ ہزاروں اعداء آپؐ کی وفات کے بعد زندہ رہے تھے۔ ہاں جھوٹا مباہلہ کرنے والا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوا کرتا ہے الخ" (الحکم مورخہ ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

اور خود مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی لکھا ہے:-

"کرشن قادیانی نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا تھا" (مرقع قادیانی بابت جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۸)

حضرت اقدس نے اپنے "آخری فیصلہ" والے اشتہار میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو تحریر فرمایا تھا۔ کہ:-

"بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے۔ کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں۔ اور جو چاہیں۔ اس کے نیچے لکھدیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے"

مولوی صاحب نے اس کے جواب میں یہ لکھا:-

"یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے"

پھر لکھا:- "مرزائیو! تمہارا اگرو۔ اور تم کہا کرتے ہو۔ کہ مرزا صاحب منہاج نبوت پر آئے ہیں۔ کیسی نبی نے بھی اس طرح اپنے مخالفوں کو اس طریق سے فیصلہ کرنے کی طرف بلایا ہے؟"

گویا حضرت اقدس کی یہ تحریر ایک "طریق فیصلہ" پر مشتمل ہے۔ جس کے رو سے فیصلہ کرنے کے لئے آپ نے اپنے مخالفوں کو بلایا ہے۔ یعنی "کاذب صادق کے سامنے ہلاک ہو" اور مولوی صاحب مذکور اس طریق سے فیصلہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ اسے نادانی قرار دیتے ہیں۔

اس صراحت کے بعد ضرورت نہیں۔ کہ واقعات کی رو سے اس "دعائے مباہلہ" پر اعتراض کیا جائے۔ کیونکہ فریق ثانی مولوی ثناء اللہ نے اس کو رد کر دیا ہے۔ بلکہ انھوں نے قرآنی آیات کی بناء پر لکھا:-

"خدا تعالےٰ جھوٹے۔ دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کر لیں"

(اہلحدیث ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

اور پھر اس کی مثال اس طرح بیان کی ہے:-

"آنحضرت علیہ السّلام باوجود سچا نبی ہونے کے مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال ہوئے مسیلمہ باوجود کاذب ہوتے صادق سے پیچھے مرا"

(مرقع قادیانی بابت اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۹)

واقعات نے بتا دیا۔ کہ کون مثیل النبیؐ تھا۔ اور کون مثیل مسیلمہ۔ نعم قیل سے مفسد و کاذب کو لمبی عمر ملتی ہے لکھا۔ کذب میں سچا تھا اپنے اسلئے زندہ رہا

مولوی صاحب مذکور اس کھلی صداقت کو چھپانے کی ہمیشہ ناپاک کوشش کرتے ہیں۔ اخبار اہلحدیث ۴۔ جنوری ۱۹۲۹ء میں آپ نے انجمن سیالکوٹ کے اس اشتہار کا تذکرہ کیا ہے۔ جو آپ کے سیالکوٹ جانے پر شائع کیا گیا تھا۔ اور نہایت واضح و مفصل تھا۔ آپ اس کے جواب میں کیا خوب ارشاد فرماتے ہیں:-

"یہ بالکل غلط ہے۔ مرزا صاحب کا خط اخبار بدر ۱۳۔ جون ۱۹۰۷ء میں چھپا ہوا ہے۔ جس میں مرزا صاحب نے مباہلہ کا منشا ختم کر کے اس فیصلہ کو محض دعا لکھا ہے۔ اسکے بعد اخبار الفضل مورخہ ۲۲۔ اگست ۱۹۰۷ء میں صاف لکھا ہے۔ کہ "محض دعا سے فیصلہ تھا۔ نہ کہ مباہلہ سے" باوجود اس کے سیالکوٹی مرزائیوں کا یہ کہنا کیسے صحیح اور خدا کے ہاں کیسے مقبول ہو سکتا ہے" صفحہ ۴

ہم حضرت اقدس علیہ السّلام بلکہ خود مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اپنے الفاظ اوپر درج کر چکے ہیں۔ جن سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ دعا "دعائے مباہلہ" تھی نہ کچھ اور۔ مولوی صاحب نے ان سطور میں خطرناک غلط بیانی سے کام لیا ہے اوّل تو آپ نے بدر ۱۳۔ جون ۱۹۰۷ء کے خط کو "مرزا صاحب کا خط" قرار دیا ہے۔ حالانکہ وہ مفتی محمد صادق صاحب کا اپنا خط ہے۔ جس میں انہوں نے مولوی صاحب کو حقیقۃ الوحی مفت بھیجنے سے انکار فرمایا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے۔ کہ اب اس قسم کا مباہلہ قرار نہیں پایا۔ بلکہ اب اس کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپکو دوسرے رنگ میں پکڑا ہے۔ اور حضور علیہ السلام نے دعائے مباہلہ شائع فرما دی ہے۔ دوم۔ "الفضل مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۰۷ء" میں مزعومہ الفاظ کا دعوےٰ کیا ہے۔ حالانکہ ۱۹۰۷ء میں اخبار الفضل جاری ہی نہ تھا۔ اور ۱۹۱۷ء میں ۲۲ اگست کا کوئی پرچہ ہی نہیں۔ غرض یہ بھی سراپا غلط بیانی ہے۔ ہم مولوی صاحب کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے اس بیان کی صحت ثابت کریں۔

ہم حیران ہیں۔ کہ مولوی صاحب نے کس بناء پر اتنی شوخی کا اظہار کیا ہے۔ کیا مولوی صاحب

مسئلہ ولادت مسیح علیہ السلام متعلق

تاویلات رکیکہ کی سعی لاحاصل

بطالت آرائی کا مظاہرہ کاذبہ

(ایک معزز غیر احمدی مسلم کے قلم سے)

(۲)

پیغام صلح جو لاہوری احمدیوں کا آرگن ہے۔ اس میں آج کل جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن جہلم کے مضامین درباره ولادت مسیح علیہ السلام شائع ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے خیال میں حضرت مسیح علیہ السلام کا باپ تھا۔ اور کسی مولود کا بغیر والد کے متولد ہونا سنت اللہ کے خلاف ہے۔ ہم اپنے ایک سابق مقالہ میں ذکر کر چکے ہیں۔ ہم نہ لاہوری احمدی ہیں۔ اور نہ قادیانی۔ ہمیں احمدیت کے اندرونی اختلافات سے ہرگز کوئی سروکار نہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب موصوف جس جرأت اور دیدہ دلیری سے مسلمہ حقائق کا تختہ الٹنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس نے ہماری توجہ کو اس جانب منعطف کیا ہے۔ ہمارے نزدیک ڈاکٹر صاحب کا قادیانی احمدی حضرات کو اس بارہ میں مخاطب کرنا صحیح نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے راستہ میں جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم کے عقائد سنگ راہ کی طرح حائل ہیں۔ جناب مرزا صاحب مرحوم کے ساتھ آپ کا بیان کردہ تعلق ارادت وعقیدت کسی طرح درست معلوم نہیں ہوتا۔ ولادت مسیح علیہ السلام کے معاملہ میں جس جنگ کا الٹی میٹم قادیانیوں کو دیا جا رہا ہے۔ وہ عند العقلاء جناب ڈاکٹر صاحب موصوف اور ان کے مرشد جناب مرزا صاحب مغفور کے درمیان ہے۔ مبایعین کو اس مجادلہ میں دعوت دینا غالباً جناب ڈاکٹر صاحب کی قلبی کیفیات، عداوت و عناد پر دلالت کرتا ہے۔ (واللہ اعلم)

مامور من اللہ کی فراست قرآنی

جناب ڈاکٹر صاحب کے اعلان کردہ عقیدہ کے مطابق جناب مرزا صاحب مامور من اللہ تھے۔ جناب مرزا صاحب کو کئی بار الہامات ہوئے۔ کہ رحمان خدا نے آپ کو قرآن سکھلایا ہے۔ اب سمجھ میں نہیں آتا۔ آیا خدا تعالےٰ نے جناب مرزا صاحب کو قرآن کا محض پڑھنا سکھلایا تھا یا قرآن کے مطالب و معانی پر بھی جناب مرزا صاحب کو آگاہ فرمایا تھا۔ ایک الہام یہ بھی ہے۔ ترجمہ "اے احمد تیرے لبوں میں نعمت یعنی حقائق و معارف جاری ہیں"۔ ایک دوسرا الہام ہے۔ "تو علم کا شہر ہے"۔ پس غور کے قابل یہ امر ہے کہ آیا جناب ڈاکٹر صاحب جو پیغام صلح کے مذاکرہ علمیہ کے ہیرو ہیں۔ زیادہ قرآن دان ہیں۔ یا ان کے مرشد مامور من اللہ! فرض کیجئے۔ جناب مرزا صاحب کو خاص ولادت مسیح کے بارہ میں کوئی خاص الہام منجانب اللہ نہیں ہوا لیکن کیا ان کی فراست علم القرآن اس قدر کمزور تھی۔ کہ بغیر الہام الٰہی کے وہ کچھ بھی سمجھ نہ سکتے تھے۔ ایک مامور من اللہ کی فراست جو خاص بقول احمدی حضرات اور بالخصوص ڈاکٹر صاحب تبلیغ قرآن پر مامور تھا۔ عام لوگوں سے بھی گئی گذری تھی۔ آخر کوئی وجہ تو ہونی چاہیئے۔ شاید ڈاکٹر صاحب اس کی علت بیان فرمائیں۔

مرشد کا عقیدہ بالکل صاف تھا

جناب ڈاکٹر صاحب بار بار اپنے مرشد اولیٰ کو اس رنگ میں متہم کر رہے ہیں کہ انکو ولادت مسیح کے مسئلہ میں کوئی اشارہ غیبی نہ ہوا۔ لیکن کبھی انہوں نے اس جانب التفات کیا کہ اشارہ غیبی اس وقت اور اس حالت میں ضروری تھا۔ جب وہ غلطی پر ہوتے مثلاً جناب مرزا صاحب کا سابقہ عقیدہ یہ چلا آ رہا تھا کہ مسیح علیہ السلام بجسد عنصری آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ خود بقول ڈاکٹر صاحب یہ عقیدہ چونکہ غلط تھا اس لئے خدائے تعالیٰ کی جانب سے اس کو صحیح کر دیا گیا۔ اور بتا دیا گیا۔ کہ مسیح فوت ہو چکے ہیں۔ مامور کی غلطی کی اصلاح کرنا تو خدا کے ذمہ ہوتا ہے۔ صحیح امر کو غلط بنانا انسان کا کام ہے۔ خواہ مخواہ ولادت مسیح کے بارہ میں الہام کا تقاضا کرنا بے ادبی نہیں تو اور کیا ہے۔ تمام اسلامی دنیا کا قریباً یہی عقیدہ ابتدا سے چلا آ رہا ہے۔ کہ حضرت مسیح بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ سوائے ناقابل شمار مستثنیات کے کہ جن کا وجود اور عدم وجود مساوی ہے۔ غرض سبیل حق یہی ہے۔ کہ جناب مسیح علیہ السلام بلا باپ پیدا ہوئے۔ اور اس میں امت کے درمیان کوئی قابل لحاظ اختلاف موجود نہیں۔

جناب مرزا صاحب کا عقیدہ

ڈاکٹر صاحب کے مرشد جناب مرزا صاحب کا عقیدہ ولادت مسیح کے باب میں اس قدر واضح اور بین ہے۔ کہ اس کو مبہم بنانے یا ثابت کرنے کی کوشش کرنا صریح ظلم اور بے انصافی ہے۔ آنجناب مرزا صاحب کو اپنے اس عقیدہ اور ایمان پر اصرار اور سخت اصرار تھا۔ بلکہ آپ نے خاص اس مسئلہ میں یہ بھی فرمایا کہ میرا ایمان قرآن کی شہادت پر مبنی ہے۔ اپنے مریدوں کو منع فرمایا۔ کہ حق اور فلاح کے راستہ کو ترک مت کرو۔ فلا تترکوا سبیل الحق والفلاح کا ارشاد خاص ولادت مسیح کے امر میں کیا۔ کیا یہ ارشاد ایک حکم نہیں۔ کیا اس حکم کے مخاطبین کی ذیل میں صرف قادیانی ہی شامل ہیں۔ اور کیا لاہوری اس سے مستثنیٰ ہیں۔ جناب ڈاکٹر صاحب اپنے مرشد مرزا صاحب کے عقیدہ اور ایمان کو غیر وقیع اور سرسری ثابت کرنے کے لئے زور لگا رہے ہیں اور سعی لاحاصل سے کام لے رہے ہیں۔ اس لئے کہ اگر جناب مرزا صاحب اس مسئلہ میں بالکل ساکت اور صامت رہتے۔ تو بے شک ڈاکٹر صاحب کی کوشش جائز تھی۔ لیکن جس صورت میں جناب مرزا صاحب نے اعلان فرما دیا۔ کہ وہ لوگ جو مسیح کا باپ مانتے ہیں۔ اور ان کی بلا باپ ولادت کے منکر ہیں۔ وہ چودھویں رات کے چاند کے ہوتے ہوئے بھی اندھیروں میں پڑے ہیں۔ جس سے صریحاً مراد یہ ہے۔ کہ جناب مرزا صاحب بلا باپ ولادت مسیح کے دلائل کو نہایت قوی اور مستحکم خیال فرماتے تھے۔ کون دانشمند اور منصف مزاج اس حقیقت کبریٰ سے انکار کر سکتا ہے۔ یہ امر آفتاب کی طرح روشن ہے۔ ہاں صرف جناب ڈاکٹر صاحب اسپر بزعم خود اپنے فلسفیانہ زاویہ نگاہ سے ہوائی گھوڑے دوڑا رہے ہیں۔

قدرت نمائی کا مظاہرہ

ڈاکٹر صاحب بار بار لکھ رہے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کا یہ عقیدہ در حقیقت قدرت نمائی کے لئے تھا۔ کیا آپ للہ فرمائیں گے۔ کہ دراصل مرشد آنجناب کا ایمان کچھ اور تھا۔ اور محض قدرت پروردگار کے اظہار کے لئے وہ مسیح علیہ السلام کو بن باپ مانتے تھے۔ اضداد کا جمع کرنا مشکل ہے۔ ایک بات کہنی چاہیئے۔ اگر بقول ڈاکٹر صاحب مسیح علیہ السلام کی بن باپ ولادت کا عقیدہ قدرت نمائی کا مظاہرہ تھا۔ اور ان کے مرشد مامور من اللہ کے دل میں کوئی دوسرا خیال جاگزین تھا۔ تو ایسے مرشد کی جو حقیقت اور فضیلت ارباب دانش کے نزدیک ہو سکتی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ لیکن معاذ اللہ ہم سچی شہادت سے کسی طرح رک نہیں سکتے۔ جناب مرزا صاحب کی تحریرات اس بارہ میں قاطع اور ساطع ہیں۔ ان میں شک کرنا قطعاً سفاہت اور جہالت ہے۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں اس مسئلہ کو اصلی روشنی میں کسی نے جناب مرزا صاحب کے سامنے پیش نہیں کیا۔ ورنہ آنجناب مرشد اولیٰ ہم سے ضرور اتفاق فرماتے۔ کیا جناب ڈاکٹر صاحب ہمیں فرمائیں گے۔ جناب مرزا صاحب کی حیات میں آنجناب خورد سال یا نابالغ تھے۔ کیا ڈاکٹر صاحب کے مرشد حاضر جناب مولانا محمد علی صاحب اس وقت رسالہ ریویو کے ایڈیٹر نہ تھے۔ پھر کیا وجہ ہوئی۔ کہ ایمانی جرأت سے کام لے کر اس مسئلہ پر جناب مرزا صاحب مرحوم کی استادی کا حق ادا نہ کیا۔ افسوس! بطالت اپنی تمام حدود فاسدہ سے متجاوز ہو گئی۔ اور حق اور انصاف کا جنازہ اٹھ گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ایک فوقی یا وجدانی نکتہ

یہ ایک نیا شاخسانہ ہے۔ جو ڈاکٹر صاحب نے پیش فرمایا ہے۔ ہم تو اس کے معنے واللہ یہی کرتے ہیں کہ ایک افیونی جس طرح نشہ میں مست ہو کر ہوائی قلعوں کی تعمیر میں منہمک ہو جاتا ہے۔ اسی رنگ میں جناب ڈاکٹر صاحب نے اپنے مرشد مامور من اللہ کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے (معاذ اللہ! معاذ اللہ) ہم خیال

باطل ہے کے یکسر مخالف ہیں) جناب مرزا صاحب نے مسیحؑ کے بن باپ پیدا ہونے کے متعلق دلائل دیتے ہوئے لکھا ہے۔ حضرت مسیحؑ کا بن باپ پیدا ہونا اس امر کا نشان تھا۔ کہ نبوت اب بنی اسرائیل میں ختم ہے۔ جناب ڈاکٹر صاحب مرشدِ اولیٰ کی اس دلیل کو ایک ایسا ذوقی یا وجدانی نکتہ قرار دیتے ہیں۔ جو بعض دقیقہ کسی ناقابل فہم امر کی تشریح میں پیش کرتے ہوئے اہل ذوق اپنے رنگ میں لطف اٹھا لیتے ہیں۔ گویا ڈاکٹر صاحب کے خیال کے مطابق جناب مرزا صاحب کی فراست اس قدر کمزور تھی۔ کہ وُہ اس دلیل کو سمجھنے سے دراصل عاری تھے۔ اور یونہی شوقیہ اور ذوقیہ ان عبارات کو لکھ لکھ کر بزعم خود مزے لے رہے تھے۔ جو درحقیقت ایک سراب تھی۔ افسوس لاہوری حضرات کے کسی رکن نے جناب مرزا صاحب کو (بزعم ایشاں) اس خیال پر متنبہ نہ کیا۔ اور وُہ بھی بلا وجہ تحسین و آفرین کے غلغلے بلند کرتے رہے۔

مسیح موعودؑ کے شاگردان کامل الاکمل

جناب ڈاکٹر صاحب اپنے ذوقی اور وجدانی نقطۂ نظر سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مسیح موعودؑ کے شاگرد اب اس عمارت کو پایۂ تکمیل تک پہونچا رہے ہیں جس کی بنیاد حضرت مرشدِ اولیٰ نے اپنے ہاتھوں سے رکھی تھی۔ ہاں صاحب! ذرا اس بنیاد کو بھی ملاحظہ فرمائیے جناب مرزا صاحب نے اپنے ہاتھ میں قلم لے کر بیسیوں مرتبہ یہ لکھا۔ کہ مسیح ابن مریمؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ میں قرآن سے اس کی شہادت دیتا ہوں۔ میرے نزدیک انجیل اس پر گواہ ہے۔ میرا عقیدہ حق اور فلاح پر مبنی ہے۔ میرے دلائل چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہیں۔ میں اپنے مریدوں کو حکم دیتا ہوں۔ کہ وہ حق اور فلاح کی سبیل کو ترک نہ کریں۔ کیا ڈاکٹر صاحب یا کوئی اور اپنے مرشد کے ان اعلانات کی تکذیب کر سکتا ہے۔؟ اب اس بنیاد کی تکمیل ملاحظہ ہو۔

جناب ڈاکٹر صاحب اور اُن کے رفقائے کا علانیہ زور دے رہے ہیں۔ کہ مسیح علیہ السلام بن باپ ہرگز پیدا نہیں ہوئے۔ جناب مرزا صاحب پر یہ قرآنی عقدہ مفتوح نہیں ہوا۔ یہ عقیدہ سنت اللہ کے خلاف ہے۔ قرآن میں بلا باپ پیدائش کا مطلق کوئی ذکر نہیں۔ وغیرہ وغیرہ ؛

معلوم ہوتا ہے۔ یہ عمارت کی تخریب اور تضعیف ہے۔ نہ کہ تکمیل اور مزید تعمیر۔ عمارت بجائے آسمان کی جانب اٹھانے کے تحت الثریٰ کو لے جائی جا رہی ہے۔ ذالک مبلغہم من العلم استاد اول کے تلامیذ النقیض کی قابلیت ملاحظہ فرمائیے! اور مامور من اللہ کے فیوض سے ہمکنار ہونے والوں کی سعادت کو مطالعہ کیجئے! انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فاعتبروا یا اولی الابصار؛

منصب حَکَم کی توضیح اور تشریح

بڑی مشکل جناب ڈاکٹر صاحب کو اس عقدہ لاینحل کی گرہ کشائی میں یہ پڑی ہے۔ کہ کسی طرح اپنے مرشد مامور من اللہ کے منصب حکمیت کو غیر اہم ثابت کیا جائے۔ جناب ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں:

"دوسرے وُہ (یعنی حکم) اس قانون کا پابند ہوتا ہے۔ جو خدا کی طرف سے دنیا کو دیا گیا ہے۔ یعنی قرآن و حدیث کا۔ پس جب وُہ فیصلہ دے گا۔ تو ضروری ہے۔ کہ اپنے فیصلہ کو اس قانون کی دفعات یعنی آیات قرآنی سے مدلل کرے۔ اور جب تک دفعات قانون یعنی آیات قرآنی سے اپنے فیصلہ کو مدلل نہ کریگا۔ اس کی رائے محض ایک ذاتی رائے سمجھی جائے گی۔ بحیثیت ایک حکم کے آخری فیصلہ نہیں سمجھا جائے گا"

ہم قبل ازیں خود جناب مرزا صاحب کی تحریر سے ثابت کر چکے ہیں۔ کہ وُہ اس معاملہ میں قرآن سے استشہاد کرتے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔ مواہب الرحمٰن صفحہ ۷۲:۔

"فان امھا کانت عاھدت اللہ انھا یترکھا محررۃ سادنۃ وکانت عھدھا ھذا الی ایام اللقاح۔ وھذا امر نکتب من شھادۃ القرآن والانجیل۔ فلا تترکوا سبیل الحق والفلاح"

اے حضرات! کیا یہ قرآنی دلائل نہیں۔ جو ڈاکٹر صاحب کے مرشد مامور من اللہ نے پیش کئے ہیں۔ آخیر پر ارشاد فرمایا:۔

"پس حق اور فلاح کے راستہ کو ترک مت کرو!"

کیا یہ کسی امر کا فیصلہ نہیں؟ کیا معاذ اللہ ابھی تک یہ حکم ایک ذوقی کیفیت ہی ہے؟ پھر باوجود اس کے کیا جناب مرزا صاحب نے کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۹ پر اپنے فیصلہ کو ہزار حدیث سے ارفع نہیں قرار دیا۔ اب دو ہی باتیں ہیں۔ یا تو فلا تترکوا سبیل الحق والفلاح کا حکم فاسد ہے۔ یا جناب ڈاکٹر صاحب کسی مزعومہ عمارت کی تکمیل کے لئے تاویلات رکیکہ سے کام لے رہے ہیں۔ اور امر متوخر بالکل درست معلوم ہوتا ہے (واللہ اعلم)

نہ حَکَم اور نہ مجدّد

حکم کی بابت تو اوپر مذکور ہو چکا ہے۔ مجدّد کے متعلق مذکورہ کتاب کے صفحہ ۳۲ کی ورق گردانی کیجئے۔ ایک پہلے مقالہ میں ہم اس کا ذکر بھی کر چکے ہیں۔ محمد حسین بٹالوی کو بقول ڈاکٹر صاحب کے مرشد مامور من اللہ اور مجدّد یہ حق ہرگز حاصل نہیں۔ کہ وُہ اپنے مجدّد صدیق حسنؒ صاحب کی کسی رائے سے بھی کسی طرح اختلاف کرے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کو اختیار ہے۔ کہ جو رائے چاہیں۔ جناب مرزا صاحب کے خلاف اختیار کریں۔ غرض ہمارے نزدیک معنوی رنگ میں جناب ڈاکٹر صاحب ایک جدید عمارت کی تاسیس میں مضطرب ہیں۔ اور ان کو حقیقت میں جناب مرزا صاحب سے ذرہ بھی تعلق نہیں ؛ (واللہ اعلم)

آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے مطالبہ کی تائید

گجرات ۱۳۔ مارچ بعد نماز عید مسجد احمدیہ گجرات میں ایک بہت بڑے اجتماع کے موقعہ پر جناب چوہدری احمد دین صاحب وکیل امیر جماعت احمدیہ گجرات نے دہلی آل مسلم پارٹیز کانفرنس منعقدہ ۲۔ جنوری ۱۹۲۹ء کی ہندوستان کے آئندہ قانون اساسی کے متعلق قرار دادیں پڑھ کر سنائیں۔ ملک برکت علی صاحب گورنمنٹ پنشنر و جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ گجرات کی تائید اور تمام مجمع کی پرزور متفقہ تائید مزید پر مذکورہ بالا تمام تجاویز پاس ہوئیں۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں شرکت کی درخواست

جناب عالی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

الحمد للہ کہ ان دنوں مسلمانوں کو باہمی اتحاد و اتفاق کی ضرورت پوری طرح محسوس ہو گئی ہے۔ چنانچہ ۳۱ مارچ کو اکثر رہنمایان ملت نے دہلی میں مجتمع ہو کر اس کے لئے اچھی فضا پیدا کر دی۔ اس صورت حال کو دیکھ کر مخالفین نے مسلمانوں میں انتشار و پراگندگی پیدا کرنے کی بھی اُسی درجہ ٹھان لی ہے۔

چنانچہ لیگ کے ملتوی شُدہ اجلاس کے منعقد ہونے کے موقعہ پر مخالفین نے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ مسلم لیگ سے نہرو دستور اساسی کی تائید کرائیں۔ اور ایسی مسلم لیگ کو جمعیت خلافت و جمعیت العلماء کے مقابلہ میں کھڑا کر دیں۔ جس نے نہرو دستور اساسی کو نہ سمجھا یُونکی انتہائی کامیابی قرار دیا ہے۔ مخالفین کے پاس اپنے مقصد کے حصول کے لئے بہت سے ذرائع موجود ہیں۔ اور ہمارے پاس صرف وہ اخلاص ہے۔ جو مسلمانوں کے مفاد اور وطن کی بہبودی کو ہر چیز پر ترجیح دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُمید ہے۔ کہ ہمارا اسلامی خلوص ہمیں بہت کچھ مدد دیگا۔ اور انشاء اللہ مخالفین کی کوشش درہم و برہم ہو جائیگی۔ مگر اس کے لئے عمل صالح کی ضرورت ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم سب تھوڑی جانی و مالی تکالیف کو اس کام کی خاطر برداشت کریں۔ اور ۲۸۔ مارچ ۱۹۲۹ء روز پنجشنبہ کی صبح تک دہلی پہونچ جائیں۔ تاکہ وہ حضرات جو آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے ممبر ہیں۔ ۲۸۔ اور ۲۹ مارچ کی کونسل کے جلسہ میں پورا حصہ لیں۔ اور بقیہ حضرات لیگ کے عام ممبر بن کر ۳۰۔ مارچ ۱۹۲۹ء کے آل انڈیا مسلم لیگ کے جلسہ میں شریک ہوسکیں۔ اور آئندہ دستور اساسی ہند کے متعلق آل انڈیا مسلم لیگ سے ان اصولوں کو تسلیم کرائیں جن کو دہلی مسلم کانفرنس نے یکم جنوری ۱۹۲۹ء کو متحدہ اور متفقہ طور پر مرتب کیا ہے۔

حامیان دہلی مسلم کانفرنس کا جلسہ بھی ۲۹۔ مارچ ۱۹۲۹ء دس بجے دن کو بدولت کدہ حکیم جمیل خان صاحب محلہ بلی ماران دہلی میں منعقد ہوگا۔ تاکہ دہلی مسلم کانفرنس کی منظور شدہ تجاویز کو مدنظر رکھتے ہوئے آئندہ کے لئے مناسب کارروائی عمل میں لائی جائے ؛

اگر اس موقعہ پر غفلت کی گئی۔ تو ہم بہت سی دشواریوں میں گرفتار ہو جائیں گے۔ ہمیں آپ کی قومی ہمدردی اور سیاسی دلچسپی سے پوری توقع ہے۔ کہ آپ مسلمانوں کو باخبر اور بیدار کر کے ان جلسوں میں شرکت کے لئے مستعد اور آمادہ فرمائیں گے۔ اور خود بھی شریک ہو کر مسلمانوں کی صحیح راہ نمائی فرمائیں گے

المکلفین

محمد یعقوب (ڈپٹی پریسیڈنٹ اسمبلی) سید مرتضیٰ (اسمبلی ممبر) محمد عبد اللطیف فاروقی (اسمبلی ممبر) محمد اسمٰعیل خاں میرٹھ (اسمبلی ممبر) حاجی عبد اللہ ہارون کراچی (اسمبلی ممبر) فضل ابراہیم رحمت اللہ و محمد شفیع داؤدی سکرٹریان آل انڈیا مسلم کانفرنس ؛

اکسیر البدن دُنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کرمی جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم "اکسیر البدن" کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں نہایت مسرت اور شکرگذاری کے جذبات سے لبریز دل لے کر یہ خط آپ کو لکھ رہا ہوں۔ میرے بیٹے عزیز یوسف علی عرفانی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا۔ میں نے آپ سے اکسیر البدن کی ایک شیشی لیکر اس کو بھیجدی۔ اب تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا ہے میں اسکا اقتباس بھیجتا ہوں وہ لکھتا ہے کہ:۔

"میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا۔ کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے اور اسکی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ وہ جو آپنے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی یعنی اکسیر البدن بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کردی۔ جس سے پیشاب کی شکایت بھی رفع ہو گئی۔ الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی غرضکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کردیں۔" شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی عرفانی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا ہے۔ میں جب خود ولایت میں تھا۔ تو عزیز مکرم محمد داؤد احمد عرفانی کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اس کی صحت مخدوش تھی۔ اور امراض پھیپھڑے کا خطرہ تھا۔ مگر خدا نے **اکسیر البدن** کے ذریعہ اسے ان خطرات سے بچا لیا۔ اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے۔ میں آپ کو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اس نافع الناس دوا کے لئے خدا تعالےٰ آپ کو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت **اکسیر البدن** ہے۔ اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں۔"

اکسیر البدن جملہ دماغی جسمانی اور اعصابی کمزوریوں اور عوارض کے دور کرنے کا ایک ہی علاج ہے کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اسی دوا کا کام ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کرچکے ہیں۔ اگر آپ عمدہ صحت پا کر پُرلطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی **اکسیر البدن** کا استعمال شروع کردیں ایک ماہ کی خوراک کی قیمت جس میں ۶۰ ساٹھ گولیاں ہیں۔ پانچ روپیہ (صہ) محصول ڈاک علاوہ

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرض کہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (ع۸) علاوہ محصول ڈاک

حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ و سیکرٹری مقبرہ بہشتی تحریر فرماتے ہیں "میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپکے سرمہ سے انکی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی۔ ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور بدوں آپکے تقاضا کے محض فائدہ عام کے لئے ان الفاظ کو اس غرض کے لئے آپ تک پہنچاتا ہوں۔ کہ اسے ضرور شائع کریں۔ تاکہ دوسرے لوگ اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں"

اکسیر البدن ایکماہ کی خوراک اور موتی سرمہ ایک تولہ اکٹھا منگوانے والے کو محصول ڈاک معاف ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان

پشاور اور بخارا کے مشہور

خصوصی تحائف

ہر قسم کی مشہدی و پشاوری لنگیاں وہر ایک رنگ و ڈیزائن کے بخاری قنادیز ہر ایک قسم کے مشہدی و بخاری رومال ہر ایک قسم کے زریدار و سلمہ ستارہ کے پشاوری کلاہ۔ مال بذریعہ وی۔ پی ارسال ہوگا۔ ناپسندی پر محصول ڈاک کاٹکر قیمت واپس دیجائیگی۔

المشتہران

میاں محمد غلام حید احمدی جنرل مرچنٹس کریم پورہ پشاور

رشتہ درکار ہے

ایک احمدی نوجوان لڑکا قوم زمیندار جٹھہ عمر ۲۴ سال زراعت پیشہ آمدنی سالانہ قریباً تین سو روپیہ۔ ایک مربعہ اراضی قسم چاہی نہری بارانی کا واحد مالک ہے اچھا گذارہ رکھتا ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے ضلع گوجرانوالہ۔ گجرات۔ شیخوپورہ۔ سیالکوٹ کی احمدی زمیندار برادری میں رشتہ مطلوب ہے۔ بذریعہ خط و کتابت یا خود تشریف لاکر دریافت فرمادیں۔

غلام حسین زمیندار جٹھہ احمدی پٹواری مقام موہلنکی ڈاکخانہ خاص تحصیل وزیرآباد

اولاد بڑی نعمت ہے

جو لوگ اولاد جیسی نعمت سے محروم ہیں۔ ہم ان کو سچے دل سے مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ ایک ماہر اور پچاس سالہ تجربہ کار طبیب کا آزمودہ و تجربہ شدہ شربت حمل کم از کم ایک دفعہ ضرور ہی گھر میں استعمال کرائیں۔ یہ لذیذ شربت طب یونانی کا ایک مشہور و معروف مرکب اولاد سے محروم گودیوں کو ہرا بھرا کر دیتا ہے اس کے علاوہ اگر حمل قرار پا کر ضائع ہو جاتا ہو یا بچے پیدا ہو کر چھوٹی عمر میں ہی ماں باپ کو داغ جدائی دے جاتے اور ان کے کلیجوں میں ناسور ڈال جاتے ہوں۔ تو اس شربت کا استعمال آبحیات کا سا اثر دکھاتا ہے۔ اس کے استعمال سے اولاد نرینہ کی خواہش بھی پوری ہوتی ہے۔ اگر آپ کے گھر میں بانجھ پن کا عارضہ ہے یا مرض اٹھرا کی بیماری ہے۔ یا آپکے گھر لڑکیاں ہی لڑکیاں ہیں اولاد نرینہ کی خواہش ہے۔ تو آپ اس کے استعمال سے انشاء اللہ تندرست۔ مضبوط اور طویل العمر اولاد نرینہ حاصل کرسکیں گے۔

اس کی خوبی دراصل اس کے استعمال ہی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اتنی خوبیوں کے باوجود قیمت شربت حمل صرف چھ روپے آٹھ آنے (۸؍۶)

ہماری دوائی کی زبردست تصدیق

عالیجناب حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب پریذیڈنٹ لوکل مجلس منتظمہ قادیان تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں اس امر کی تصدیق کرتا ہوں۔ کہ ناظم احمدیہ فارمیسی کا جو اشتہار اولاد حاصل کرنے کی دوائی کے متعلق شائع ہوتا ہے۔ وہ صداقت پر مبنی ہے۔ جن لوگوں نے اس دوائی کو استعمال کیا ہے۔ ان میں سے بعض نے میرے دریافت کرنے پر میرے سامنے یہ شہادت دی۔ کہ یہ دوائی اولاد حاصل کرنیکے متعلق فی الواقعہ مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس لئے میں اپنی اس تصدیق کو فائدہ عام کے لئے شائع کرنے کی اجازت دیتا ہوں"

ناظم احمدیہ فارمیسی قادیان ضلع گورداسپور

ہر ایک اشتہار کی صحت کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

قادیان میں سکنی اراضی

احباب کی اطلاع کیلئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ محلہ دارالبرکات میں جو ریلوے سٹیشن کے عین سامنے اور اس کے بالکل قریب ہے۔ قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ ریلوے روڈ پر بھی جو محلہ دارالبرکات اور محلہ دارالفضل کے درمیان واقع ہے۔ اور اندر کی طرف بھی۔ قیمت موقعہ اور حیثیت کے لحاظ سے الگ الگ مقرر کر دی گئی ہے۔ جو بذریعہ خط و کتابت معلوم کیجا سکتی ہے خواہشمند احباب مجھ سے یا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل سے خط و کتابت فرمائیں۔

مرزا بشیر احمد قادیان

غور سے پڑھئے
آپ کے فائدہ کی بات ہے

صاحبان آپ نے اخبار الفضل میں "عرق نور" کی بابت اشتہار دیکھا ہوگا۔ امراض جگر جس کے باعث انسان کمزور چلنے پھرنے سے لاچار۔ ذرا سے کام سے دم چڑھ جانا کمی خون۔ کمزوری عام۔ بدن سفید یا یرقان کی علامتیں ظاہر ہونا۔ اشتہا کم قبض وغیرہ کی شکایت ان کے لئے "عرق نور" اکسیر ہے۔ اور امراض تلی کے لئے تریاق موسمی بخار کے ایام سے پہلے اس کا استعمال کیا جائے تو بخار نہیں ہوتا۔ مصفیٰ خون اعلیٰ درجہ کا ہونیکی وجہ سے جیسے کہ مریض کے لئے مفید ہے ویسا ہی تندرست کے لئے مفید ہے۔ جس قدر عرق پیا جائے اسی قدر خون صالح پیدا ہو کر چہرہ چمکتا ہے۔ بیرونجات میں خشک دوائی روانہ کی جاتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ بھیجا جاتا ہے۔
قیمت ایک بوتل وزنی گیارہ چھٹانک ایک روپیہ (عمہ)

بانجھ پن اور **اٹھرا** کے لئے "عرق نور" مجرب المجرب ہے اس کے استعمال سے ماہواری خرابی اور قلت خون درد وغیرہ دور ہو کر بچہ دانی قابل تولید ہو کر مراد حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ علاج کرا کر مایوس یا بدظن ہو گئے ہیں۔ تو آپ ایسا کریں۔ کہ ایک اقرار نامہ پختہ کاغذ پر مصدقہ گواہان تحریر کر کے کہ ہم موجد "عرق نور" کو مبلغ اسی روپیہ بعد حصول اولاد ادا کر دیں گے۔ کسی قسم کا عذر نہ ہوگا بھیجدیں تو ہم آپ کو مفت دوائی روانہ کر دیں گے۔ صرف خرچ ڈاک آپ کو دینا پڑے گا۔
نقد قیمت ۴۰ خوراک دوائی بمعہ شافہ قیمت للعہ

درد شقیقہ ایک منٹ میں آرام قیمت (عہ) شیشی ایک اونس

درد گردہ پندرہ منٹ میں آرام قیمت ایک تولہ دو روپے (عہ) خوراک ایک ماشہ

درد عصابہ یا بال دو منٹ میں آرام قیمت دو روپیہ (عہ) شیشی دو اونس بمعہ چھ عدد گولیاں

بواسیر خونی ہر دو قسم (دوائی خوردنی اور لگانے کی) ... سے ... تک مطابق مرض

ملنے کا پتہ
ڈاکٹر نور بخش احمدی گورنمنٹ پنشنر انڈیا اینڈ افریقہ قادیان پنجاب

ضرورت رشتہ

ایک معزز و شریف ککے زئی احمدی گھرانے کی نوجوان تعلیم یافتہ اور امور خانہ داری سے پوری واقف لڑکی کیلئے رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکا شریف معزز اور تعلیم یافتہ ہو۔
خواہشمند اپنے پورے حالات تحریر فرمائیں۔
خادم محمد صادق ناظر امور عامہ قادیان

ہر قسم کی مشینری اور زراعتی آلات منگانے کا پتہ
ایم عبد الرشید اینڈ سنز سوداگران مشینری احمدیہ بلڈنگ بٹالہ

ضرورت رشتہ

محمد دین حجام احمدی بمقام گھنوکے ججے عمر ۲۵ سال آمدنی کافی ہوتی ہے۔ اپنے کاروبار میں ہوشیار ہے۔ رشتہ کا خواستگار ہے۔ پتہ ہذا پر خط و کتابت کیجا سکتی ہے
محمد رشید سیکرٹری تبلیغ گھنوکے ججے براستہ کالا سوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ

اٹھرا

کا نام
محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں ان کو نام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول و مشہور ہیں اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً نو تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ یکدفعہ منگانے پر فی تولہ ایک روپیہ (عہ) لیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ
عبد الرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

ہندوستان کی خبریں

——— پشاور ۱۵۔ مارچ۔ معتبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ امان اللہ خان کی طرفدار اقوام اور موجودہ حکمران کابل کے لشکر میں تین یا چار روز سے لڑائی جاری ہے۔ بہت سے زخمی مقام میدان سے موٹر لاریوں میں کابل لائے گئے ہیں۔

——— پشاور ۱۵۔ مارچ۔ افواہ پھیل رہی ہے۔ کہ افضل خان شنواری لیڈر کو اس کی قوم کے لوگوں نے نشانہ بندوق بنا کر ہلاک کر دیا ہے۔

——— دہلی ۱۳۔ مارچ۔ پنڈت موتی لال نہرو نے گورنمنٹ کے خلاف ملامت کا جو ووٹ اسمبلی میں پیش کیا تھا۔ اس کی مخالفت کرتے ہوئے مسٹر کبیر الدین احمد نے کہا۔ کہ مولانا ابو الکلام آزاد نہرو سکیم کی تائید کرنے کے لئے ۶۰۰ روپیہ ماہوار تنخواہ پا رہے ہیں۔

——— جدید دہلی۔ ۱۵۔ مارچ۔ آج مجلس آئین ساز ہند میں حکومت ہند کی فوجی حکمت عملی اور صوبہ سرحد میں نفاذ اصلاحات کے اہم مسائل پر بحث تمحیص ہوتی رہی۔ فوجی محکمہ کی مد کے ماتحت ۵۳۵۹۹ روپیہ کا مطالبہ ۴۴ ووٹوں کے مقابلہ میں ۶۱ ووٹوں سے مسترد ہو گیا۔ شمال مغربی صوبہ سرحد کی مد کے ماتحت مطالبہ زر میں تخفیف کی تحریک پر ووٹ لئے گئے۔ اور تحریک مذکورہ ۴۳ آراء کے مقابلہ میں ۶۷ آراء سے منظور ہو گئی۔ اور حکومت کو شکست حاصل ہوئی۔

——— پشاور ۱۲۔ مارچ۔ اس افواہ کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ ملائے شور بازار کابل سے غائب ہے۔ اور خوست چلا گیا ہے لیکن یہ افواہ تصدیق طلب ہے۔ کہ اسے منگلوں نے گرفتار کر لیا ہے۔ یہ امر بھی یقینی ہے۔ کہ ملائے شور بازار خوست میں جرنیل نادر خان سے ملاقات کرنے کی غرض سے گیا ہے۔

——— پشاور ۱۷۔ مارچ۔ موجودہ حکمران کابل سے دو طیارے بھیجے۔ جن میں ہڈہ کانفرنس میں شریک ہونے والے مندوبین اور ملا سوار تھے۔ راستے میں ایک جہاز زمین پر آ گرا۔ اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ ہوا باز اور مسافر سب کے سب ہلاک ہو گئے۔

——— پشاور ۱۷۔ مارچ۔ خلافت کمیٹی نے صوبہ سرحد کی حکومت سے درخواست کی تھی۔ کہ چند سر کردہ علماء کو ہڈہ کانفرنس میں شریک ہونے کی غرض سے افغانستان جانے کی اجازت دی جائے لیکن حکومت نے اس درخواست کو مسترد کر دیا۔

——— پشاور ۱۷۔ مارچ۔ اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے۔ کہ سردار علی احمد جان کو پشاور سے چلے جانے کا حکم مل گیا ہے۔ سردار صاحب اس اطلاع کی تردید کرتے ہیں۔ انہیں تا حال کوئی ایسا حکم نہیں ملا۔

——— مدراس ۱۶۔ مارچ۔ یکم اپریل سے تیز رفتار کی ایک ٹرین مدراس اور پشاور کے درمیان چلا کرے گی۔ جو اپنا سفر ۷۳ گھنٹوں میں ختم کرے گی۔ یہ گاڑی مدراس کے مرکزی ریلوے سٹیشن سے صبح پونے آٹھ بجے روانہ ہو کر چوتھے دن کی صبح کے آٹھ بجے پشاور پہونچ جائے گی۔

——— کلکتہ ۱۶۔ اپریل۔ آج بنگال کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر بی۔ سی مترنے اعلان کیا۔ کہ حکومت کے کسی شعبے نے کوئی چیز کلکتہ کانگریس کی نمائش میں نہیں بھیجی۔ کیونکہ انڈین نیشنل کانگریس کی موجودہ حکمت عملی کے پیش نظر حکومت کسی ایسی نمائش کے ساتھ اشتراک عمل کرنا مبنی بر مصلحت خیال نہیں کرتی جو کانگریس کے زیر اہتمام ہو۔

——— دہلی ۱۷۔ مارچ۔ سائمن کمیشن اور سنٹرل کمیٹی کے ارکان کی سپیشل ٹرینیں کل صبح یہاں پہنچیں گی۔

——— جھنگ ۱۱۔ مارچ۔ خان بہادر شیخ سراج الدین بی۔ اے۔ ڈپٹی کمشنر ضلع جھنگ ریاست نابھہ کے ریونیو منسٹر مقرر ہوئے۔ اور مسٹر کیو کو چارج دیکر نابھہ چلے گئے۔

——— مدراس ۱۵۔ مارچ۔ مجلس وضع قوانین مدراس کے مسلم ارکان نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں آل پارٹیز مسلم کانفرنس دہلی کی منظور کردہ قراردادوں سے تمام و کمال اتفاق اور ان کی زبردست تائید کی ہے۔ ارکان موصوف نے واضح طور پر اس بات کو ظاہر کیا ہے۔ کہ کسی ایسی تحریک جلسہ اور جلوس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ جو کانگریس نے نہرو رپورٹ کی تائید حاصل کرنے کے لئے نافذ منعقد یا مرتب کرنا تجویز کیا ہو۔

——— جدید دہلی۔ ۱۷۔ مارچ۔ دریا جمنا کے کنارے راج گھاٹ پر ہندو باشندگان دہلی نے غیر ملکی کپڑے کو نذر آتش کر کے ہولی منائی۔ غیر ملکی کپڑے کی ایک تصویر بنا کر اس کو چتا پر لٹایا گیا۔ اور پنڈت موتی لال نہرو اور پنڈت مدن موہن مالویہ نے چتا میں آگ لگا دی۔ کوئی مسلمان اس مظاہرہ میں شریک نہیں ہوا۔

——— رنگون ۱۲۔ مارچ۔ برہما آئل کمپنی کے تیل کے کوئیں واقع من لن ڈانگ میں آگ لگی ہوئی ہے۔ یہ آگ ہفتہ کی صبح کو شروع ہوئی۔ اور کچھ ساز و سامان تباہ ہو گیا۔ سوراخ نکالنے والے برہمی جتھہ کے چار آدمی بہت بُری طرح جل گئے۔ ان کے بچنے کی کوئی امید نہیں گیس کا بہت دباؤ ہے۔ اسلئے اس سے آگ بجھانے کی جملہ مساعی ناکام رہی ہے۔ حالانکہ ۷ سو آدمی کیمیاوی طریقہ سے آگ بجھانے والے آلات لئے آگ بجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آتشزدگی کی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔ یہ کوئیں بالکل سنسان جگہ واقعہ ہیں۔ اور غالباً گیس کے ختم ہونے تک تیل جلتا رہے گا۔ ممکن ہے۔ یہ آگ ہفتوں یا مہینوں لگی رہے۔

——— نئی دہلی ۱۶۔ مارچ۔ آج اسمبلی کی سٹینڈنگ فنانس کمیٹی نے غیر معاشی ہوا بازی کی تحریک کو فروغ دینے کی تجاویز پر ایک طویل مباحثہ کے بعد یہ اہم فیصلہ کیا ہے۔ کہ مجوزہ کراچی دہلی ہوائی سروس کو ان شرائط پر امداد دی جائے۔ کہ کمپنی کے تمام معاملات کی نگرانی کا فرض ڈائرکٹروں کی مجلس اور حصہ داروں کے سپرد کیا جائے۔ جو ڈائرکٹر مینیجنگ ایجنٹوں کو برطرف کرنے کے مجاز ہوں۔ ۷۵ فیصدی ووٹ کا حق گورنمنٹ کو حاصل ہوگا۔ ڈائرکٹروں میں سے کم سے کم ۳ ہندوستانی ہونگے۔ اور ڈائرکٹر کا تقرر گورنمنٹ کی منظوری کے بغیر نہیں ہوگا۔

غیر ممالک کی خبریں

——— جوہنس برگ ۶۔ مارچ۔ مسٹر سمتھ ایڈمنسٹریٹر نٹال نے بادشاہ کے حق میں حلف وفاداری لینے سے انکار کر دیا ہے۔ مسٹر سمتھ نے کہا۔ کہ جنوبی افریقہ کی یونین گورنمنٹ کے ایکٹ میں کوئی بات ایسی نہیں۔ جو میرے لئے بادشاہ کے حق میں حلف وفاداری لینے کی شرط لازمی قرار دے۔ جب کونسل نے اس کی توجہ سابقہ نظیر دل کی طرف مبذول کرائی۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ میرے لئے ان کی بھی پابندی لازمی نہیں ہے۔

——— میکسیکو ۷۔ مارچ۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ اور انقلاب پسندوں کے درمیان رسہ کشی اب زندگی اور موت کا سوال ہو گیا ہے۔ تین ریاستوں میں جنگ شروع ہے۔ باغی فوجی دستے دارالخلافہ کی طرف بڑھے جا رہے ہیں۔ یہ خیال ہے۔ کہ صدر اور گورنمنٹ کے ممبروں کو قید کر لیا گیا ہے۔

——— میکسیکو ۷۔ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق بغاوت میکسیکو میں لڑائی کا ایک رنگ حکومت کے موافق ہو گیا ہے جمہوریہ کے فوجیوں نے پھر مانیٹری پر قبضہ کر لیا ہے۔ انقلابی شمال میں برسر اقتدار ہیں۔

——— لنڈن ۱۲۔ مارچ۔ دارالعوام میں قوت پرواز کے میزانیہ پر بحث کے وقت مسٹر بلچر نے کہا۔ کہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ انگلینڈ سے ہندوستان تک ہوائی جہاز کا ایک طرف کا کرایہ اندازاً ایک سو تیس پونڈ فی کس ہوگا۔

——— کیتھرین میو کی ”مدر انڈیا“ کا اب جرمن زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

——— لنڈن ۱۴۔ مارچ۔ آج صبح سویرے تمام جنوب مشرقی لنڈن ایک بہت بڑی آتشزدگی سے روشن ہو گیا۔ یہ آگ ایک کارخانہ میں لگی جہاں ٹین کے ڈبے اور کاغذ بنتا ہے۔ ۹ میل دور سے آگ کے شعلے نظر آتے تھے۔ ایک سو آگ بجھانے والے انجن اور کشتیاں کام میں لائی گئیں۔ اور حکام نے ضلع بالکل خالی کر دیا۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ صرف چار ہزار ٹن اخبار کا کاغذ تباہ ہو گیا ہے۔

——— واشنگٹن ۱۰۔ مارچ۔ یہاں کے چینی سفارت خانہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ نانکن حکومت نے معاہدہ کیلاگ کی تصدیق کر دی ہے۔

——— لنڈن ۱۳۔ مارچ۔ جنرل الیکٹرک کمپنی نے سولہ لاکھ سٹرلنگ کے حصص برطانیہ کو اس شرط پر دینے منظور کئے ہیں کہ اس میں سے کوئی حصہ کسی غیر ملکی شخص کے پاس نہ جائے۔ بتلایا جاتا ہے۔ کہ یہ کارروائی برطانی مارکیٹ میں امریکن روپیہ کے خوف سے کی گئی ہے۔ امریکن حصص داروں نے اس کے خلاف پُر زور صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ اور بدلہ لینے کی دھمکی دی ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔